مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ کی صحت خدا کے فضل سے اچھی ہے۔ کھانسی کو بھی نسبتاً آرام ہے۔ حضرت میاں بشیر احمد صاحب بھی اچھے ہیں۔ تمام خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میں خیریت ہے ۞

۱۵۔ جنوری بعد نماز عشا مسجد اقصیٰ میں جناب مولانا سید سرور شاہ صاحب نے ذکر حبیب پر تقریر فرمائی ۞

افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے۔ کہ ہفتہ اور اتوار کی درمیانی شب جناب مفتی محمد صادق صاحب کے ہاں چوری ہو گئی۔ چور سامان والے کمرہ کا قفل توڑ کر ایک ٹرنک لے گئے جس میں اہلیہ مفتی صاحب کے کپڑے تھے۔ جن کی قیمت کا اندازہ تین سو تک ہے۔ پولیس تفتیش کر رہی ہے ۞

وزیر اعظم کی تقریر میں کیا ہوگا؟

امام صاحب مسجد احمدیہ لنڈن کا تار

لنڈن سے ۱۶۔ تاریخ کو امام صاحب مسجد احمدیہ لنڈن نے حسب ذیل تار ارسال فرمایا ہے:۔

وزیر اعظم کا اعلان سوموار کو متوقع ہے۔ جس میں اغلباً حسب ذیل باتیں ہوں گی:۔

کانفرنس چھوٹے پیمانے پر ہندوستان میں جاری رہے۔ لارڈ چانسلر سکرٹری آف سٹیٹ اور ممکن ہے۔ ایک لبرل اور ایک کنسر ویٹو ممبر ہندوستان جائیں۔ آئندہ کارروائی میں کانگریسی لیڈروں کو حصہ لینے کی دعوت دی جائیگی۔ اور غالباً وہ سیاسی قیدی جو تشدد کے مرتکب نہیں ہوتے۔ رہا کر دیئے جائینگے۔ یہ بھی اغلب ہے۔ کہ موجودہ ایکٹ کے ماتحت زیادہ صیغہ جات منتقل کر کے صوبہ جات کو فوری وسعت دیجائیگی۔ اور نئے ایکٹ کے ماتحت صوبہ جات کو کامل آزادی ہوگی۔ فرقہ وارانہ سوال کا حل بھی ہندوستان میں کیا جائے گا ۞

چونکہ خطرہ ہے۔ کہ وزیر اعظم کے اعلان میں مسلم حقوق کے تحفظ کے متعلق کوئی اطمینان نہیں دلایا جائیگا۔ مسلم ڈیلیگیٹوں نے وزیر اعظم کو اس کے بد نتائج سے اچھی طرح آگاہ کر دیا ہے۔ اور وائسرائے سے بذریعہ تار مداخلت کی درخواست کی ہے ۞

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبار احمدیہ

ضروری اطلاع

احمدی جماعتوں کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ نئے کارکنوں کا انتخاب کر کے نظارت اعلیٰ میں بھیجا کریں۔ کیونکہ آئندہ ناظر صاحب اعلیٰ کی تصدیق کے بغیر کسی جماعت کے کارکنوں کے نام شائع نہ ہوسکیں گے۔

تردید

۱۶۔ دسمبر ۱۹۳۰ء کے اخبار الفضل میں سکرٹری انجمن اسلامیہ اوکاڑہ کی طرف سے ایک اعلان شائع ہوا ہے۔ جس میں منشی عزیز الدین کے بیوی بچوں کے لئے غلہ اور نقد روپیہ مقرر کرنے کا ذکر ہے۔ یہ صحیح نہیں ہے۔ میری طرف سے اس قسم کا کوئی تقرر نہیں کیا گیا۔ میں اس اعلان کی تردید کرتا ہوں۔ نیز اعلان کرتا ہوں۔ کہ میں نے منشی عنایت اللہ کو اپنا مختار عام مقرر کیا تھا اب اسے اس فرض سے سبکدوش کرتا ہوں۔ آئندہ وہ میری طرف سے کسی قسم کے لین دین کا مجاز نہ ہوگا۔

مرزا سلطان احمد ریٹائرڈ۔ ای۔ اے۔ سی۔ قادیان

ایک احمدی کو خطاب

سال نو کے موقعہ پر مکرمی سید ضیاء الحق صاحب احمدی بی اے بی ٹی ہیڈ ماسٹر گورنمنٹ ہائی سکول بالیسر (اڑیسہ) کو "خانصاحب" کا خطاب عطا ہوا ہے۔ خدا تعالیٰ مبارک کرے۔ خاکسار سید کریم بخش کلکتہ

درخواستہائے دعا

۱۔ میرے چچا ڈاکٹر اقبال علی صاحب غنی میڈیکل آفیسر گورنر کیمپ یو۔ پی کچھ عرصہ سے بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحت کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔ خاکسار شیخ احسان علی قادیان

۲۔ میرے والد صاحب کی طبیعت کچھ دنوں سے بہت خراب ہے جو حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے پرانے صحابی ہیں۔ احباب صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار علی محمد کوٹ قیصرانی

۳۔ بندہ درد جگر کے باعث بیمار ہے۔ احباب صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار عصمت اللہ مبلسی

اعلان نکاح

۲۹۔ دسمبر ۱۹۳۰ء عبد الحمید خاں وکیل ولد امیر علی خاں صاحب احمدی کنٹر کیٹر ٹونجی کا نکاح بعوض ایک ہزار روپیہ مہر عبد المطلب عائشہ بی بی بنت محمد غنی صاحب احمدی کے ساتھ مکان انجمن احمدیہ رنگون میں سید محمد لطیف صاحب نے پڑھا مبلغ ... روپیہ نقد جو امیر علی خانصاحب نے اپنے لڑکے کی طرف سے بخوشی کرا دی کے کپڑوں و خوراک مہمانان و کرایہ ریل وغیرہ کے لئے بوجب دستور اس کو دے دیا۔ اس کا حق مہر کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے

خاکسار ... عبد القادر ... سکرٹری جماعت احمدیہ رنگون

ولادت

۱۔ اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے شیخ عبد الغنی صاحب اسٹیشن ماسٹر کو ۲۶ر دسمبر ۱۹۳۰ء فرزند عطا فرمایا ہے شیخ صاحب موصوف نے اس خوشی میں مبلغ پچیس روپیہ بطور شکرانہ مرحمت فرمائے ہیں۔ احباب سلسلہ مولود کی درازیٔ عمر اور نیک و دیندار ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار محمد عبد اللہ سکرٹری انجمن احمدیہ چکوال

۲۔ ۵۔ جنوری ۱۹۳۱ء کو میرے ہاں لڑکا تولد ہوا۔ جس کا نام حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ نے عبید اللہ رکھا ہے۔ احباب دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ اس کی عمر دراز فرمائے۔ اور خادم دین بنائے۔ خاکسار عبد الرحمٰن لالہ موسیٰ

۳۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت اقدس سیدنا خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ کی دعاؤں کی برکت سے سید پیر محمد زمان شاہ صاحب بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی وکیل مانسہرہ کو ۲۴۔ دسمبر ۱۹۳۰ء فرزند نرینہ عطا فرمایا حضور نے سید مبارک احمد شاہ نام تجویز فرمایا۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ اس کو نیک اور خادم دین بنائے۔ خاکسار سید مقصود علی مانسہرہ

۴۔ برادرم سردار محمد صاحب کے ہاں اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ۶۔ جنوری ۱۹۳۱ء کو دوسرا فرزند عطا فرمایا۔ احباب دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ درازی عمر اور تندرستی عطا فرمائے۔ اور خادم دین بنائے۔ خاکسار شیر محمد عالی فورٹ لاک ہارٹ۔

۵۔ خداوند تعالیٰ نے مجھ کو ۱۳۔ دسمبر ۱۹۳۰ء پہلا فرزند عطا کیا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔ احباب دعا کریں۔ کہ لڑکا صالح و خادم دین اور صاحب عمر ہو۔ خاکسار قاضی حشیم الدین احمد۔ پیر پانگلستان ضلع میمن سنگھ

دعائے مغفرت

۱۔ میری اکلوتی ہمشیرہ پندرہ سال کی عمر میں اپنے وطن ڈیلو گرام۔ ضلع ٹپرا بنگال میں فوت ہوگئی ہے۔ احباب دعائے مغفرت فرمائیں۔ خاکسار مظفر الدین چودھری بنگالی۔ حال قادیان

۲۔ مسماۃ فضل بی بی صاحبہ ساکن گھنوکے ججہ ۲۸۔ دسمبر ۱۹۳۰ء فوت ہوگئی ہیں۔ احباب دعائے مغفرت فرمائیں۔ خاکسار یعقوب خاں

۳۔ عزیز سلطان احمد ۲۶ دسمبر کو فوت ہوگیا ہے۔ احباب دعائے مغفرت فرمائیں۔ خاکسار عبد الحق احمدی۔ مدرس از قتال پور

۴۔ میرا لڑکا برکت علی عمر ۱۲ سال جلسہ سالانہ سے واپس آکر صرف دو یوم بیمار رہا۔ اور فوت ہوگیا احباب دعائے مغفرت فرمائیں۔ خاکسار قائم الدین۔ چک $\frac{6}{11-L}$

اخبار کے متعلق ضروری اطلاع

مطبع کی مشین کی مرمت کی وجہ سے یہ پرچہ وقت پر شائع نہیں ہوسکا۔ اسی وجہ سے ۲۲ر جنوری کا اخبار نہیں چھپ سکیگا۔ البتہ کوشش کی جائے گی کہ ۲۴ر جنوری کا اخبار بیس صفحہ کا شائع کر کے ایک حد تک کسر پوری کی جائے

ایک ضروری اعلان برائے خاص و عام

کتب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طباعت و اشاعت کے حقوق صدر انجمن احمدیہ قادیان کو عطا شدہ ہیں۔ اور کوئی شخص بدوں اجازت صدر انجمن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصانیف شائع نہیں کرسکتا۔ اس لئے بغرض اطلاع لکھا جاتا ہے کہ کوئی شخص حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کوئی تصنیف از قسم کتب و رسائل۔ ٹریکٹ اشتہار یا لیکچر وغیرہ صدر انجمن کی اجازت کے بغیر شائع نہ کرے۔

اگر کسی صاحب نے پہلے کوئی کتاب یا تقریر یا نظم اپنے طور پر شائع کی ہے۔ تو یہ امر آئندہ حق کے لئے کوئی دلیل نہیں ہوسکتا۔

ناظر صیغہ تالیف و تصنیف قادیان دارالامان

مجلس مشاورت ۱۹۳۱ء کے متعلق ضروری اعلان

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ امسال انشاء اللہ مجلس مشاورت ۳۔ ۴۔ ۵۔ اپریل ۱۹۳۱ء منعقد ہوگی۔ تین اپریل کو چونکہ جمعہ ہے۔ اس لئے بعد نماز جمعہ انشاء اللہ مجلس مشاورت کی کارروائی شروع ہوگی۔ اور ۵ر اپریل (بروز اتوار) کی دوپہر تک جاری رہے گی۔

تمام جماعتوں کی اطلاع کے لئے یہ بھی لکھا جاتا ہے۔ کہ ایک ماہ کے اندر اندر باقاعدہ اپنی اپنی جماعتوں کے اجلاس کر کے مجلس مشاورت کے لئے نمائندوں کا انتخاب کریں۔ اور اس کے متعلق دفتر ہٰذا میں باقاعدہ اطلاع بھجوائیں۔ ساتھ ہی ہر جماعت باقاعدہ ایک تحریر اس امر کی تصدیق کے متعلق سکرٹری مجلس مشاورت کے پاس بھیجے۔ کہ فلاں فلاں دوست ہماری جماعت کی طرف سے اس سال کے لئے مجلس مشاورت کے نمائندے منتخب کئے گئے ہیں۔ اور نمائندگان جب مشاورت کے موقعہ پر تشریف لائیں۔ تو اس وقت بھی ایک نقل ایسی تصدیق کی اپنے ساتھ لائیں۔ لیکن جماعتوں کے امراء اس قاعدے سے مستثنےٰ ہونگے۔ وہ اپنی جماعت کے امیر ہونے کی وجہ سے مجلس مشاورت کے نمائندے بغیر کسی زائد انتخاب کے سمجھے جائیں گے۔

خاکسار پرائیویٹ سکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح ثانی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الفضل
نمبر ۸۵ | قادیان دارالامان مورخہ ۲۰ جنوری ۱۹۳۱ء | جلد ۱۸

مُلک میں قتل و خونریزی کے ہولناک واقعات

ڈرو اس انجام سے جو ظالموں اور سفاکوں کیلئے مقدّر ہے

یہ نہایت ہی رنج اور افسوس کی بات ہے۔ کہ مُلک میں قتل و خونریزی کے حادثات مرف روز بروز بڑھ رہے ہیں۔ بلکہ اپنی نوعیت کے لحاظ سے بھی نہایت شرمناک صورت اختیار کر رہے ہیں۔ حال ہی میں یونیورسٹی ہال میں گورنر پنجاب پر جو قاتلانہ حملہ ہوُا۔ اور جس میں ایک پنجابی پولیس افسر کو قتل۔ اور گورنر اور ایک اور دیسی افسر کو زخمی کرنے کے علاوہ ایک عورت کو بھی خطرناک طور پر مجروح کیا گیا۔ یہ اپنے رنگ میں نہایت ہی شرمناک حملہ تھا کیونکہ ایک پُرامن مجمع میں اچانک نہایت بے تحاشہ گولیاں برسائی گئیں۔ لیکن اس سے بھی بڑھ کر شرمناک اور کمینہ حادثہ قتل و خونریزی کا وُہ ہے۔ جو ۱۳- جنوری چھاؤنی لاہور میں وقوع پذیر ہوُا۔ ایک قاتل جس نے اقدام قتل سے قبل علے الاعلان اپنے کانگریسی ہونے کا اعلان کیا۔ اور جو اپنے بیان کے مطابق عرصہ سے ایسے موقعہ کی تلاش میں تھا۔ کہ کسی یوروپین کو قتل کر کے ملک کے فدائیوں میں اپنا نام درج کرائے۔ اصل راستہ کو چھوڑ کر ایک تنگ راستہ سے ایک بنگلہ کے اندر داخل ہو گیا۔ اس نے اپنے سامنے ایک عورت کو بیٹھے دیکھکر میان سے تلوار نکال لی۔ اور اسے ہوا میں گھما کر اور اپنے کانگریسی ہونے کا اعلان کرتے ہوئے کپتان کیورٹ کمان افسر نمبر ا ملٹری ٹرانسپورٹ کمپنی کی بیوی پر حملہ کر دیا۔ اس پر جب مقتولہ نے نہایت بے کسی کی حالت میں قاتل کے سامنے اپنے ہاتھ بلند کئے۔ تو بجائے اس کے کہ اس کے دل میں رحم کا کوئی جذبہ پیدا ہوتا۔ اس نے اس زور سے تلوار کا وار کیا۔ کہ مقتولہ کا بایاں بازو کٹ گیا۔ اور جب اُس نے دُوسرا ہاتھ اٹھایا تو اس پر بھی تلوار چلائی گئی۔ اور اسے سخت مجرُوح کر دیا گیا۔ آخر مقتولہ نے بھاگنے کی کوشش کی۔ اور ماتما کی ماری اس حالت میں بھی اپنے بچوں کو پکارنے لگی۔ تو سنگدل قاتل کو پھر بھی رحم نہ آیا۔ اور وُہ تعاقب کر کے پے بہ پے خوفزدہ زخمی عورت پر وار کرتا رہا۔ اور اسے پکڑ کر اس کے سر پر ایسی شدید ضرب لگائی۔ کہ بیچاری کی کھوپری پاش پاش ہو گئی۔ اور بے ہوش ہو کر گر پڑی۔ قاتل نے اسی پر اکتفا نہ کیا۔ بلکہ اپنی وحشت اور بربریت کو انتہا تک پہونچاتے ہُوئے مقتولہ کی دو چھوٹی لڑکیوں پر جو بنگلہ کے احاطہ میں کھیل رہی تھیں۔ تلوار سے وار کئے۔ ایک لڑکی کے سر پر تلوار ماری۔ جس سے وُہ بے ہوش ہو کر گر گئی۔ اور پھر دوسری کے سر اور جسم پر سات زخم لگائے۔ آخر قاتل کو جو ایک سکھ ہے۔ بھاگتے ہُوئے گرفتار کر لیا گیا۔ جس نے پولیس میں یہ بیان دیا ہے۔ کہ میں موضع ولٹوہا۔ ضلع لاہور کا رہنے والا اور کانگریس کا رُکن ہُوں۔ گذشتہ سال کے آغاز میں میں اس غرض سے ایک پلٹن میں شامل ہوُا۔ کہ کسی انگریز کو قتل کروں۔ لیکن ملازمت کے تین مہینوں میں مجھے ایسا کوئی موقعہ نہ ملا۔ موقوف ہونے کے بعد میں کانگریس میں شامل ہو گیا۔ بعد میں کانگریسیوں کی وجہ سے مجھے ۶- ماہ قید با مشقت کی سزا ملی۔ تین ماہ ہُوئے کہ میں رہا ہوُا۔ اسی وقت سے میں کسی انگریز کے قتل کا منصُوبہ باندھ رہا تھا ؞

یہ حادثہ جس قدر دردناک ہے۔ اسی قدر وحشت اور درندگی کمینگی اور رذالت کا بھی پُورا پُورا مظہر ہے۔ ایک بے کس۔ اور بے بس عوَرت پر ہاتھ اٹھانا کسی ایسے شخص کا کام نہیں ہو سکتا۔ جس میں انسانیت کا ایک ذرہ بھی باقی ہو۔ کجا یہ کہ اس پر تلوار سے متواتر حملے کئے جائیں۔ اور اس وقت تک اس کا تعاقب کیا جائے جب تک کہ زخموں سے چُور ہو کر وُہ گر نہ پڑے۔ پھر معصُوم چھوٹے بچوں کو اپنے ظلم و ستم کا نشانہ بنانا اور بھی زیادہ کمینگی اور بے حیائی ہے۔ اور ہر شخص جو شرافت اور انسانیت کا کچھ بھی پاس رکھتا ہے اس پر رنج والم محسوس کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ لیکن تعجب اور افسوس کا مقام ہے۔ کہ کانگریسیوں پر ایسے دردناک حادثہ نے بھی کوئی خاص اثر نہیں کیا۔ اور وُہ کانگریسی اخبارات جو ذرا ذرا سی بات کا بتنگڑ بنا کر گورنمنٹ کے خلاف آسمان سر پر اٹھا لیتے ہیں۔ اس واقعہ پر بھی حسب معمول یہ کوشش کر رہے ہیں۔ کہ قاتل نے اپنے بیان میں اپنے کانگریسی ہونے اور کانگریس سے تعلق رکھنے کا جو اقرار کیا ہے۔ اس کی تردید کر دیں۔ چنانچہ "پرتاپ" (۱۶- جنوری ۱۹۳۱ء) لکھتا ہے :-

"بیان کردہ قاتل جٹ سکھ ہے۔ وُہ ساری عُمر میں کانگریس کا ممبر کبھی نہیں ہوُا۔ اور نہ ہی اس کو کچھ علم ہے۔ کہ کانگریس کیا ہوتی ہے۔ مقتولہ کے خاوند سے اسے ذاتی عناد تھا۔ جس کی وجہ سے اس نے یہ فعل کیا" ؞

اس قسم کے اعلان کی غرض سوائے اس کے اور کچھ نہیں ہو سکتی۔ کہ کانگریس کے عدم تشدد کے ادعا کو باوجود اس قسم کے شرمناک قتل و خونریزی کے حادثات کے قائم رکھا جائے۔ لیکن یہ اعلان خود بتا رہا ہے۔ کہ اگر قاتل کا کانگریس سے کوئی ظاہری تعلق نہ تھا۔ تو در پردہ ضرور تھا۔ اور کانگریسی اس کے سابقہ حالات سے بخوبی واقف ہیں۔ ورنہ کیا وجہ ہے۔ کہ جبکہ وُہ شرمناک فعل کا ارتکاب کرنے کے بعد پولیس کے قبضہ میں ہے۔ اور کوئی کانگریسی اس سے مل نہیں سکا۔ اتنی جلدی اس کے سابقہ حالات کا سُراغ لگا لیا گیا۔ اور یہ اعلان کر دیا گیا ہے۔ کہ اسے کچھ علم نہیں ہے۔ کہ کانگریس کیا ہوتی ہے۔ کانگریسیوں کی طرف سے یہ اعلان خود بتا رہا ہے کہ وُہ اُن سے ضرور تعلقات رکھتا تھا۔ اور جبکہ وُہ خود اقرار کر رہا ہے تو پھر اس میں کسی قسم کا شک و شبہ باقی نہیں رہ جاتا۔ یہ کہنا کہ اُسے اتنا بھی علم نہیں ہے۔ کہ کانگریس کیا ہوتی ہے۔ عذر گناہ بدتر از گناہ سے زیادہ وقعت نہیں رکھتا۔ کانگریس کوئی ایسی غیر معروف چیز نہیں ہے جسے ایک ایسا شخص نہ جانتا ہو۔ جو ضلع لاہور کے ایک گاؤں کا باشندہ ہے۔ اور کانگریس کی قانون شکن تحریکوں میں حصہ لینے کی وجہ سے حال ہی میں چھ ماہ کی قید بھگت کر رہا ہوُا ہے۔ پھر وُہ کونسے کانگریسی ہیں۔ جو اس کے قاتل بننے کے بعد اسے ملے ہیں۔ اور جنہیں اس نے کہا ہے۔ کہ اسے کچھ علم نہیں ہے۔ کہ کانگریس کیا ہوتی ہے ؞

دراصل کانگریس والوں کا یہی قابلِ مذمت رویہ ہے۔ جس کی وجہ سے تشدد اور خونریزی کے حادثات میں اضافہ ہو رہا ہے۔ اور ایسے حادثات کی نوعیت نہایت شرمناک صورت اختیار کر رہی ہے ؞

متحارب فریق عین دورانِ جنگ میں بھی بے کس عورتوں اور بچوں کو قتل کرنا نہایت معیُوب سمجھتے ہیں۔ اور کوئی ظالم سے ظالم دشمن بھی اپنے خطرناک سے خطرناک دشمن کی گھروں میں بیٹھی ہُوئی عورتوں اور بچوں کو قتل کرنا روا نہیں رکھتا۔ لیکن کس قدر شرم کا مقام ہے۔ کہ "پُرامن جنگ" اور "عدم تشدد" کے دعویداروں نے ہندوستان میں ایسے حالات پیدا کر دئے ہیں۔ کہ پُرامن مجموں۔ راستہ چلتے انسانوں۔ اپنے کاموں میں مصروف لوگوں۔ گھروں میں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بیٹھی ہوئی عورتوں اور بچوں پر سفاکانہ حملے ہو رہے ہیں۔ بے دریغ خون بہائے جا رہے ہیں۔ بے قصور جانیں نہ تیغ کی جا رہی ہیں مگر عدم تشدد پر اپنی جنگ کی بنیاد رکھنے کا دعوےٰ کرنے والوں کے کان پر جوں تک نہیں رینگتی۔ اور الٹے ایسے قاتلوں اور سنگدلوں کی حمایت میں عذر تراشنے شروع کر دیتے ہیں۔ ان لوگوں میں اگر کچھ بھی عقل و فکر باقی ہے۔ وہ سوچنے اور غور کرنے کی تھوڑی سی بھی قوت رکھتے ہیں۔ تو سمجھ لیں۔ کہ خدا تعالےٰ کی بے گناہ اور بے قصور مخلوق کو نہایت سفاکی اور بے رحمی سے قتل کر کے یہ امید رکھنا۔ کہ وہ خود دُنیا میں عزت اور آرام سکھ اور چین حاصل کرینگے پرلے درجہ کی حماقت اور نادانی ہے۔ کیونکہ خدا نے آج تک کبھی کسی ظالم اور سفاک کی مدد نہیں کی۔ اس کے مقابلہ میں بارہا اس نے ایک مظلوم کی آہ سُن کر ملکوں کا تختہ الٹ کر اور قوموں کا ستیاناس کر کے رکھ دیا ہے۔ مظلوم کی آہ سیدھی عرش پر پہونچتی ہے۔ اور فوراً اس کی شنوائی ہوتی ہے۔ پس ڈرو اس انجام سے جو ظالموں اور سفاکوں کے لئے مقدر ہے۔ اور روکو ایسے حادثات کو جن میں بے گناہوں کو ظلم و ستم کا تختہ مشق بنایا جاتا ہے۔ ورنہ یاد رکھو۔ ایک ایک بے گناہ کا قتل تمہارے لئے تباہی کا گڑھا۔ اور ایک ایک بے قصور کا خون تمہارے غرق ہونے کے لئے دریا بن رہا ہے۔ اور تم اس میں اس طرح نابود ہو جاؤ گے۔ کہ کہیں تمہارا نام و نشان بھی نہ مل سکے گا۔ انگریزوں کی حکومت اس قسم کے حادثات سے مٹ نہیں سکتی۔ بلکہ وہ اور زیادہ مضبوط ہوگی۔ اور ایسے خون ان کی بنیادوں کو اور زیادہ استوار کر دیں گے۔ پس اگر اپنی خیر چاہتے ہو۔ تو اس دردمندانہ نصیحت پر کان دھرو۔ اور اس قسم کے واقعات کو روکو۔ تا اپنے ہاتھوں اپنی تباہی کے سامان مہیا نہ کرو ؛

ہندو گھٹ رہے ہیں

اگرچہ ہندوؤں کی تعداد میں اضافہ کرنے کی غرض سے آریوں نے نیوگ ایسی شرمناک رسم کو بھی مذہبی تقدیس کا جامہ پہنا کر جاری کرنے سے دریغ نہ کیا۔ اور جو لوگ اس کے لئے تیار نہ ہو سکے۔ انہیں ویدک دھرم کے صریح اور صاف احکام کے خلاف بیواؤں کی شادیوں پر آمادہ کیا۔ اس کے لئے شہر بشہر ودھوا آشرم قائم کئے گئے۔ اخباروں میں بیواؤں کی طول و طویل فہرستیں شائع کر کے اور ان کی خوبصورتی اور دیگر صفات کو پیش کر کے شادیوں کا پروپیگنڈہ کیا جا رہا ہے۔ لیکن باوجود اس کے انہیں اپنے مقصد میں قطعاً کامیابی حاصل نہیں ہوئی۔ اور وہ اپنی تعداد کے روز بروز کم ہونے کا رونا رو رہے ہیں۔ چنانچہ "گورو گھنٹال" (۱۸ جنوری) لکھتا ہے :۔

"دُنیا میں شائد اور کوئی ایسی بدنصیب قوم نہ ہوگی جیسی کہ ہندو قوم ہے۔ جہاں تمام دوسرے ممالک میں دوسری قومیں برابر بڑھ رہی۔ اور ترقی کر رہی ہیں۔ وہاں ہندوستان میں ہندو برابر کم ہو رہے اور گھٹ رہے ہیں۔ اس سے یہ نہ سمجھ لیا جائے۔ کہ ہندوستان کی آب و ہوا یا پولیٹکل حالت ایسی ہے۔ کہ یہاں کی آبادی کا بڑھنا ناممکن ہے۔ اور ہندوستان کے باشندے تعداد میں بڑھ نہیں رہے۔ یہ درست ہے۔ کہ پولیٹکل طور پر آزاد نہ ہونے نیز سیاسی غلامی کی وجہ سے ہندوستانیوں کی اقتصادی حالت بہت خراب ہو جانے سے ہندوستان کے باشندے اس رفتار سے نہیں بڑھ رہے جس رفتار سے کہ یورپ اور امریکہ کے لوگ بڑھ رہے ہیں۔ مگر ہمیں افسوس صرف یہ ہے۔ کہ سرزمین ہند پر اگر کوئی قوم بڑھنے کی بجائے دوسری قوموں کے مقابلہ میں گھٹ رہی ہے۔ تو وہ بدنصیب ہندو قوم ہے۔ جو اس ملک کی اصل رہنے والی ہے۔ ہندوستان میں عیسائی، مسلمان اور سکھ سب بڑھ رہے ہیں۔ مگر ایک ہندو ہیں۔ جو گھٹ رہے ہیں۔ اور اس تیز رفتاری سے گھٹ رہے ہیں۔ کہ اگر یہی حال رہا۔ تو وہ دن بہت دُور نہیں۔ کہ جب بھگوان رام اور کرشن کی یہ اولاد صفحۂ ہستی سے بالکل مٹ جائے گی۔ اور کوئی اس کا نام لیوا دنیا میں باقی نہ بچے گا"

ہندوؤں کی تعداد کے گھٹنے اور کم ہونے کے متعلق یہ ان کا پہلا اعتراف نہیں۔ بلکہ اس سے قبل بھی بارہا یہ اقرار کر چکے ہیں۔ اس صورت میں یہ ضروری ہے۔ کہ مردم شماری میں ان کی تعداد گذشتہ مردم شماری کی نسبت بہت کم ہو۔ لیکن یہ اسی طرح ہو سکتا ہے۔ کہ مسلمان مردم شماری کے اندراجات کے متعلق پوری نگرانی کریں ؛

یورپ میں عورتوں کی کثرت

یورپ میں عورتوں کی تعداد مردوں کی نسبت بہت زیادہ ہے جس کا نتیجہ یہ ہو رہا ہے۔ کہ بے شمار عورتوں کی شادی کے لئے مرد نہیں ملتے۔ ایک تازہ اندازہ کے مطابق "مغربی یورپ میں دو کروڑ عورتیں ایسی ہیں۔ جو شادی کے قابل ہیں۔ لیکن ان کی شادی ابھی تک نہیں ہوئی۔ برطانیہ کلاں میں ۵۰ لاکھ عورتیں ایسی ہیں۔ کہ جن کی شادی ابھی تک نہیں ہوئی" (ملاپ یکم جنوری)

یہ ایک مشکل ہے۔ جس نے یورپ کو نہایت تشویش اور خطرہ میں ڈال رکھا ہے۔ کیونکہ اس کے نتیجہ میں جہاں مردوں عورتوں کے اخلاق تباہ ہو رہے ہیں۔ وہاں "یورپ کی آبادی بھی اب کم ہوتی جا رہی ہے" ان حالات کو پیش نظر رکھتے ہوئے تعدد ازدواج کی اس اجازت کی حکمت بآسانی سمجھ میں آ سکتی ہے۔ جو اسلام نے دی ہے۔ اور سوائے اس کے کہ یورپ اس پر عمل کرے۔ اور کوئی صورت ہی نہیں ہے۔۔ یورپ جب تک تعدد ازدواج پر عمل نہ کرے گا۔ اس مشکل سے نہیں نکل سکے گا۔ یہ ہم ہی نہیں کہتے۔ یورپ کے بڑے بڑے مدبر بھی یہی رائے رکھتے ہیں۔ اور وہ زور دے رہے ہیں۔ کہ تعدد ازدواج پر عمل کیا جائے ؛

پست اقوام اور محکمہ مردم شماری

ہمیں یہ معلوم کر کے نہایت ہی حیرت اور افسوس ہوا۔ کہ محکمہ مردم شماری جو ہندوؤں کے شور و شر کی وجہ سے اپنی کئی ایک نہایت ضروری اور اہم ہدایات میں تغیر و تبدل کر چکا ہے۔ اور ان مفاد کو نظر انداز کرتے ہوئے جن کی وجہ سے ان ہدایات کی ضرورت تسلیم کی گئی تھی ہندوؤں کی خوشنودی کو ضروری سمجھ رہا ہے۔ وہ بیچاری اچھوت اقوام کے اس نہایت ضروری مطالبہ کو ناقابل التفات سمجھ رہا ہے۔ کہ مردم شماری کے فارموں میں خانہ نمبر ۱۴ کے متعلق شمار کنندگان کے لئے جو ہدایات درج ہیں۔ ان میں پسماندہ اقوام کے لئے "ہندوستان کے قدیم باشندے" کے مہمل فقرہ کی بجائے آدی ہندو یا آدی دراوڑ وغیرہ قدیم ہندوستان کے باشندے لکھا جائے۔ تاکہ یہ الفاظ اپنے متعلق لکھانے میں ان اقوام کو آسانی ہو ؛

یہ اقوام جبکہ بالکل علیحدہ ہستی رکھتی ہیں۔ اور اپنے آپ کو علیحدہ شمار کرانے پر زور دے رہی ہیں۔ تو کوئی وجہ نہیں۔ کہ گورنمنٹ ان کو علیحدہ شمار کرنے کا انتظام نہ کرے۔ ان کے اس معمولی مگر نہایت ضروری مطالبہ کا پورا نہ ہونا قدرتی طور پر ان کے دل میں یہ خیال پیدا کرے گا کہ ان کا ادنےٰ اور پسماندہ حالت میں ہونا ہی اس کا باعث ہے۔ اور حکومت بھی انہی کی طرف متوجہ ہوتی ہے۔ جو طاقت اور قوت کا مظاہرہ کر سکتے ہیں چونکہ خطرہ ہے۔ کہ ہندو شمار کنندگان محکمہ کی طرف سے کوئی واضح ہدایت نہ ہونے کی وجہ سے ان اقوام کو ہندوؤں میں ہی شامل کر لیں گے۔ اور ہمیں بتایا گیا ہے۔ کہ کئی شمار کنندگان نے بار بار تاکید کے ساتھ بتلانے پر بھی آدی ہندو سبھا کے ممبروں کو آدی ہندو نہیں لکھا۔ اس لئے ضروری ہے کہ محکمہ مردم شماری کے اعلیٰ افسر اس طرف متوجہ ہوں۔ اور پست اقوام کی صحیح اور پوری تعداد علیحدہ شمار کرنے کا انتظام کریں ؛

ممالک غیر میں ویدک دھرم کا پرچار

آریوں کا دعوےٰ تو یہ ہے۔ کہ ویدک دھرم ساری دنیا میں پھیل رہا ہے۔ اور تمام اقوام کے لئے اس کے بغیر چارہ نہیں۔ کہ ویدک دھرم کی شرن میں آ جائیں۔ لیکن حقیقت یہ ہے۔ کہ آج تک انہیں ویدک دھرم کو دوسرے ممالک میں پیش کرنے کی جرأت بھی نہیں ہو سکی۔ اور آریہ پرتی ندھی سبھا کو اس وقت تک کوئی ایک بھی آریہ ایسا نہیں ملا۔ جو اس بوجھ کو اٹھانے کے لئے تیار ہو سکتا۔ چنانچہ پرتی ندھی سبھا کے سکرٹری صاحب کی طرف سے اعلان ہوا ہے۔ کہ :۔

"سبھا کی بڑی خواہش ہے۔ کہ یورپ اور امریکہ میں ویدک دھرم کا پرچار ہو۔ پرنتو کوئی یوگیہ سجن ابھی تک نہیں ملے۔ جو انگریزی اور سنسکرت کے اچھے ودوان اور درڑھ آریہ سماجی لیکچرار جانے کو تیار ہوں" (پرکاش ۱۸ جنوری)

آریہ سماج جب نصف صدی سے زائد گذر جانے کے باوجود کوئی ایک بھی آریہ ایسا پیدا نہیں کر سکی۔ جو بیرونی ممالک میں آریہ دھرم کو پیش کرنے کی قابلیت رکھتا ہو تو صاف ظاہر ہے۔ کہ اب جبکہ خود آریہ نوجوان اور تعلیم یافتہ ویدک دھرم سے متنفر ہو رہے ہیں۔ ایک غیر ملک کے لوگوں کا متاثر ہونا ممکن نہیں ؛

51
Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی شان کس نئے رنگ میں پیش کی

(جناب مولوی غلام رسول صاحب راجیکی کا لیکچر جو انھوں نے جلسہ سالانہ ۱۹۳۰ء پر دیا)

رسول کریمؐ کی شان نئے رنگ میں پیش کرنیکا مطلب

شاید بعض احباب کو یہ خیال ہو۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان کو نئے رنگ میں پیش کرنیکا کیا مطلب ہے۔ سو اس کے متعلق واضح کر دیا جاتا ہے۔ کہ نئے رنگ سے مراد دراصل ان حقائق مخفیہ کا اظہار ہے۔ جن کے متعلق بصورت استنباط و استدلال مطالب کا استخراج ایسے طور سے کیا گیا ہے۔ جو اپنے اندر جدت رکھتا ہے۔ اور جس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان مختلف پہلوؤں کے لحاظ سے نئے رنگ میں نظر آتی ہے۔ ان حقائق جدیدہ کا انکشاف کئی طرح پر ہے۔ جیسا کہ تحقیق اثر افاضہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسائل مختلف فیہا میں شان حکمت کے ساتھ اظہار حقیقت۔ تفصیل امور اجمالیہ۔ حقائق تفسیریہ۔ واقعات اور حالات جدیدہ سے اخبار غیبیہ کی تصدیق کا علم وغیرہ وغیرہ۔

پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان کا نیا رنگ اس لحاظ سے نہیں کہ اس کا تحقق بلا کسی ایسے ماخذ کے ہے۔ جس کا ثبوت نہ قرآن کریم سے ملتا ہو۔ نہ کسی حدیث سے۔ بلکہ ماخذ تو موجود ہے۔ اور اجمالی صورت میں اسے سب مانتے ہیں۔ لیکن تفصیل میں نمایاں فرق پڑ جاتا ہے۔ اس کی مثال ایسی ہی ہے۔ جیسا کہ اجمالی طور پر ہندو اور عیسائی لوگ بھی مسلمانوں کی طرح خدا تعالیٰ کو قادر مطلق اور سرب شکتیمان مانتے ہیں۔ لیکن تفصیل کے لحاظ سے بہت بڑا فرق ہے۔ کیونکہ ہندو خدا کو روح اور مادہ کا خالق نہیں مانتے۔ خدا کو صفت خالقیت سے محروم قرار دیتے ہیں۔ اور صنعت کے لئے اسے روح مادہ کا محتاج مانتے ہیں۔ ایسا ہی وہ گناہوں کے لئے خدا کو تواب۔ عفو و غفار نہیں مانتے۔ اور روح مادہ کو خدا کی طرح ازلی ابدی مانتے ہیں۔ جیسے عیسائی لوگ باپ بیٹا روح القدس تینوں کو ازلی ابدی اقرار دیتے ہیں اور باوجود دعوےٰ توحید اور نفی شرک کے تثلیث کے قائل ہیں۔

اسی طرح وہ مسلمان جو آج سے پہلے ہو گزرے یا ہمارے مخالفوں سے آج اس زمانہ میں بھی پائے جاتے ہیں۔ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہم احمدیوں کی طرح اجمالی طور پر تو خاتم النبیین کی شان کے ساتھ تسلیم کرتے ہیں۔ لیکن تفصیل میں آ کر دوسرے لوگ تو خاتم النبیین ان معنوں میں سمجھتے ہیں۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد نبوت بند ہے۔ اور آپ کے بعد کوئی بھی نبی نہیں ہو سکتا۔

لیکن ہم احمدیوں کے نزدیک خاتم النبیین کے یہ معنے ہیں۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر تمام نبیوں کے کمالات نبوت ختم ہو گئے۔ یعنی آپ جامع کمالات جمیع انبیاء ہیں۔ اور آپ کی مہر نبوت سے بصورت افاضہ آپ کے بعد فیض نبوت بند نہیں۔ بلکہ جاری ہے

پس اس صورت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان کے لئے جو ماخذ کی اجمالی صورت ہے۔ اس پر گو سب کے سب متفق ہوں۔ لیکن تفصیل میں آ کر جو فرق ہے۔ وہ ایسی بات ہے۔ کہ جس کی جدت شان سے ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان کے متعلق کہہ سکتے ہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے اسے نئے رنگ میں پیش کیا۔

ضرورت مضمون

یہ سوال کہ اس مضمون کی کیا ضرورت ہے۔ اس کے متعلق عرض ہے۔ کہ غیر احمدی علماء سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی نسبت یہ غلط بیانی کرتے رہتے ہیں۔ کہ مرزا صاحب اور آپ کے مرید آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان کے منکر ہیں۔ چنانچہ عام طور پر یہ لوگ اپنی تقریروں اور تحریروں میں بیان کرتے رہتے ہیں۔ کہ احمدی آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ختم نبوت کے منکر ہیں۔ پس اس امر کی ضرورت تھی۔ کہ ایسے عظیم الشان جلسہ میں علاوہ اور مضامین ضروریہ کے یہ مضمون بھی رکھا جاتا۔ تا اپنوں کے لئے موجب از دیاد ایمان اور دوسروں کے لئے باعث ازالہ غلط فہمی ہوتا۔ اور دنیا سمجھ لے کہ حضرت اقدس مع اپنی جماعت کے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان کے منکر نہیں بلکہ موجودہ زمانہ کے نئے حالات کے لحاظ سے آپ ہی تو ہیں جنہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان کو ایسی بے نظیر خوبیوں کے ساتھ دکھایا۔ کہ جنہیں دیکھ کر غیر مسلم بھی اس کا اعتراف کر رہے ہیں۔

آنحضرتؐ کی شان بلحاظ طہارت نفس و عصمت

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان کو بلحاظ طہارت نفس و عصمت کئی رنگوں میں پیش کیا ہے اور کئی پہلوؤں سے آپ کی شان کو نئی چمک کے ساتھ دکھایا ہے۔ جس کا بالاستیعاب طور پر اس قلیل وقت میں بیان کرنا ناممکن امر ہے۔ تاہم نمونہ کے طور پر کچھ عرض کیا جاتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام سے پہلے مسلمان اجمالی طور پر اس بات پر تو سب اتفاق رکھتے ہیں۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پاک نفس اور معصوم تھے۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام سے پہلے مسلمانوں میں سے کسی نے آج تک رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طہارت اور عصمت کا اس طرح کا ثبوت پیش نہیں کیا۔ جس طرح کا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے پیش کیا۔ دوسرے مسلمان خواہ وہ کسی حیثیت اور شان کے بھی تھے۔ اقوال اور مرویات کی بناء پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طہارت کا ثبوت پیش کرتے۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے آپ کی مظہریت تامہ اور ظلیت کاملہ کی شان کے ساتھ اس پرفسق و شر زمانہ میں۔ کہ جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طہارت اور عصمت کے خلاف ہر مخالف قوم نے ایسے خطرناک سے خطرناک اور ناپاک سے ناپاک حملے کئے۔ کہ جن کی نظیر ازمنہ ماضیہ میں نہیں ملتی۔ آپ کی طہارت اور عصمت کے ثبوت میں اپنا وجود پیش کیا۔ اور بتایا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طہارت اور عصمت کی وہ پر عظمت شان ہے کہ آپ کی اتباع سے آج اس زمانہ میں بھی باوجود بعد زمانہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک شخص آپ کے فیض و برکت سے طہارت اور عصمت کی کامل شان حاصل کر سکتا ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے تمام دنیا کے سامنے تمام عیب اور الزام اور اتہام لگانے والوں کے سامنے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طہارت اور عصمت کے ثبوت میں اپنی طہارت اور عصمت کو پیش کیا۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وحی فقد لبثت فیکم عمرا من قبلہ۔ افلا تعقلون ٥ کو اپنے الہام کی بناء پر تجدیداً پیش کر کے فرمایا۔ میں اس نکتہ ادا کرنے سے رہ نہیں سکتا۔ کہ جس طرح خدا تعالیٰ نے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تائید میں اپنی وحی کے ذریعہ سے کفار کو ملزم کیا۔ اور فرمایا۔ کہ یہ میرا نبی اس اعلےٰ درجہ کا نیک چال چلن رکھتا ہے۔ کہ تمہیں طاقت نہیں کہ اس کی گذشتہ چالیس برس کی زندگی میں کوئی عیب اور نقص نکال سکو۔ . . . . اسی طور سے خدا تعالےٰ نے میرے مخالفین اور مکذبین کو ملزم کیا ہے۔ چنانچہ براہین احمدیہ کے صفحہ ۵۱۲ میں میری نسبت یہ الہام ہے جس کے شائع کرنے پر بیس برس گذر گئے۔ اور وہ یہ ہے۔ ولقد لبثت فیکم عمرا من قبلہ۔ افلا تعقلون یعنی ان مخالفین کو کہہ دے۔ کہ میں چالیس برس تک تم میں ہی رہتا رہا ہوں۔ اور اس مدت دراز تک تم مجھے دیکھتے رہے ہو۔ کہ میرا کام افترا اور دروغ نہیں ہے۔ اور خدا نے ناپاکی کی زندگی سے مجھے محفوظ رکھا ہے۔ (تریاق القلوب صفحہ ۶۸)

ایسا ہی تذکرۃ الشہادتین کے صفحہ ۶۲ پر فرماتے ہیں ؎

"کون تم میں ہے۔ جو میری سوانح زندگی میں نکتہ چینی کر سکتا ہے۔ پس یہ خدا تعالیٰ فضل ہے۔ کہ جو اس نے ابتدا سے مجھے تقویٰ پر قائم رکھا"

پھر عربی خط میں تحریر فرماتے ہیں:۔

" انی طهّرتُ و بُدّلتُ و بعّدتُ من العصیان "

یعنی مجھے طہارت نفس کامل طور پر عطا کی گئی ہے۔ اور پاک حالت کے ساتھ میرے اندر تبدیلی پیدا کی گئی ہے۔ اور مجھے ہر طرح کی گناہ آلود زندگی سے دور رکھا گیا ہے ؎

پھر کرامات الصادقین میں فرماتے ہیں:۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

و واللّٰہ انی قد تبعت محمدا ۔ وفی کل آن من سناہ النور

یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع کی برکت سے ہر آن مجھے آپ کے نور اور روشنی سے منور کیا جاتا ہے

آئینہ کمالات اسلام میں فرماتے ہیں ؎

مصطفےٰ پر تیرا بے حد ہو سلام اور رحمت ۔ اس سے یہ نور لیا بار خدایا ہم نے

پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طہارت اور عصمت کے لحاظ سے جو شان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دکھائی ۔ اور آپ کے افاضہ برکات کے ماتحت اپنی طہارت اور عصمت کی شہادت سے دم نقد ثبوت پیش کیا ۔ اس کی نظیر پہلے مسلمانوں میں نہیں پائی جاتی ۔

علاوہ اس کے غیر مسلم اقوام میں سے جن لوگوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طہارت اور عصمت کے خلاف اتہامات کے طور پر گندہ دہنی سے کام لیا ۔ جیسے لیکھرام آریوں سے اور ڈوئی عیسائیوں سے ۔ اُن کو وہ مزا چکھایا ۔ کہ پیشگوئی کے مطابق ان کی موت اور ہلاکت واقع ہونے سے سب مخالفوں اور دشمنوں پر اتمام حجت کردی ۔ چنانچہ چشمہ معرفت کے صفحہ ۱۶۸ پر تحریر فرماتے ہیں

” اگر کسی نادان دشمن کی اب بھی تسلی نہ ہو ۔ تو ہم ایک تازہ ثبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پوتر اور پاک ہونے کا لکھتے ہیں جس پر لیکھرام آریہ نے اپنے مارے جانے سے مہر لگادی ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ پس خدا نے اس کے قتل کئے جانے سے یہ فیصلہ کردیا ۔ کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تکذیب میں جھوٹا ہے ۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم درحقیقت پوتر اور پاک اور صادق ہیں “

پس اس طرح کے جلالی نشانوں سے ایسے دشمنوں کی ہلاکت جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طہارت اور عصمت کے خلاف بکواس کرتے تھے ۔ آپ کی طہارت اور عصمت کے ثبوت کے لئے عظیم الشان شہادت اور دلیل ہے جس سے اب تک قومیں متاثر اور شاہد پائی جاتی ہیں ۔ اور جس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان کل تازہ اور نئی نظر آتی ہے ۔ پھر غیر قوموں کے انسان جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طہارت اور عصمت کے خلاف اعتقاد رکھتے تھے ۔ ان کو آپ کی تعلیم اور آپ کے محاسن سے آگاہ کرکے آپ کی غلامی میں داخل کرنا اور آپ کی طہارت اور عصمت کا معتقد بنانا وحی اور الہام انی مع الافواج آتیک بغتۃً اور یاتون من کل فج عمیق اور ثلۃ من الاولین وثلۃ من الآخرین کی پیشگوئی کے مطابق تحدی کے ساتھ ان کو اسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کی طرف کھینچنا ۔ یہ وہ پرشوکت نشان ہے جس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طہارت اور عصمت کا بین ثبوت ملتا ہے ۔ اور طہارت اور عصمت کی شان بالکل نئی اور نرالی ہے

کثرت ازواج پر اعتراض کا جواب

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تعدد ازدواج اور کثرت نکاح کے مسئلہ پر بھی آریوں اور عیسائیوں نے اعتراض کیا ہے اور اسے نعوذ باللّٰہ من ذالک ۔ نفس پرستی پر محمول کیا ہے مگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کثرت نکاح اور تعدد ازدواج کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان کے لئے بطور کمال پیش کیا ہے ۔ چنانچہ آپ چشمہ معرفت کے صفحہ ۲۸۵ پر فرماتے ہیں :-

” یہ بھی یاد رہے ۔ کہ کثرت ازدواج خدا کے تعلق کی کچھ حارج نہیں ۔ اگر کسی کی دس ہزار بیوی بھی ہو ۔ تو اگر اس کا خدا سے پاک اور مستحکم تعلق ہے ۔ تو دس ہزار بیوی سے اس کا کچھ بھی حرج نہیں ۔ بلکہ اس سے اس کا کمال ثابت ہوتا ہے ۔ کہ ان تمام تعلقات کے ساتھ وہ ایسا ہے ۔ کہ گویا اس کو کسی کے ساتھ بھی تعلق نہیں ۔ اگر کوئی گھوڑا بوجھ کی حالت میں کچھ چل نہیں سکتا ۔ مگر بغیر سواری اور بوجھ کے خوب چال نکالتا ہے ۔ تو وہ گھوڑا کس کام کا ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ دراصل انسان کا خدا سے کامل تعلق تبھی ثابت ہوتا ہے ۔ کہ بظاہر بہت سے تعلقات میں وہ گرفتار ہو ۔ بیویاں ہوں ۔ اولاد ہو ۔ تجارت ہو ۔ زراعت ہو ۔ اور کئی قسم کے اس پر بوجھ پڑے ہوئے ہیں ۔ اور پھر وہ ایسا ہو ۔ کہ گویا خدا کے سوا کسی کے ساتھ بھی اس کا تعلق نہیں ۔ یہی کامل انسانوں کے علامات ہیں ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اگر ہمارے سید و مولےٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیویاں نہ کرتے ۔ تو ہمیں کیونکر سمجھ آسکتا ۔ کہ خدا کی راہ میں جانفشانی کے موقعہ پر آپ ایسے بے تعلق تھے کہ گویا آپ کی کوئی بھی بیوی نہیں تھی ۔ مگر آپ نے بہت سی بیویاں اپنے نکاح میں لاکر صدہا امتحانوں کے موقعہ پر یہ ثابت کردیا ۔ کہ آپ کو جسمانی لذات سے کچھ بھی غرض نہیں ۔ اور آپ کی ایسی مجردانہ زندگی ہے ۔ کہ کوئی چیز آپ کو خدا سے روک نہیں سکتی ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ؎

چناں زندگی کن کہ با صد عیال
نداری بدل غیر آں ذوالجلال

غرض جو امر اغیار کی نظر میں قابل اعتراض تھا ۔ آپ نے اُسی سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان کامل کا ثبوت پیش کیا ۔ اور ایسا مدلل اور معقول طور پر پیش کیا ۔ کہ جس کا کوئی بھی منصف مزاج اور شریف الطبع انسان انکار نہیں کرسکتا ۔

اجتہادی غلطی کی حقیقت

مسلمانوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اجتہادی غلطی کو غلطی ہی قرار دے رکھا تھا ۔ اور اسی حد تک محدود سمجھتے تھے لیکن سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اجتہادی غلطی کے متعلق اپنی کتاب آئینہ کمالات اسلام کے صفحہ ۱۱۵ پر تحریر فرماتے ہیں :-

” وہ اجتہادی غلطی بھی وحی کی روشنی سے دور نہیں تھی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خدا تعالےٰ کے قبضہ سے ایک دم بھی جدا نہیں ہوتے تھے ۔ پس اس اجتہادی غلطی کی ایسی ہی مثال ہے ۔ جیسی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز میں چند دفعہ سہو واقع ہوا ۔ تا اس سے دین کے مسائل پیدا ہوں ۔ سو اسی طرح بعض اوقات اجتہادی غلطی ہوئی ۔ تا اس سے بھی تکمیل دین ہو ۔ اور بعض باریک مسائل اس کے ذریعہ سے پیدا ہوں ۔ اور وہ سہو بشریت بھی تمام لوگوں کی طرح سہو نہ تھا ۔ بلکہ دراصل ہمرنگ وحی تھا ۔ کیونکہ خدا تعالےٰ کی طرف سے ایک خاص تصرف تھا ۔ جو نبی کے وجود پر حاوی ہوکر اس کو کبھی ایسی طرف مائل کردیتا تھا ۔ جس میں خدا تعالےٰ کے بہت مصالح تھے ۔ سو ہم اس اجتہادی غلطی کو بھی وحی سے علیحدہ نہیں سمجھتے “

پھر صفحہ ۱۱۶ پر فرماتے ہیں :-

” پس جس حالت میں ہمارے سید و مولےٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دس لاکھ کے قریب قول اور فعل میں سراسر خدا کا ہی جلوہ نظر آتا ہے ۔ اور ہر بات میں ۔ حرکات میں ۔ سکنات میں اقوال میں ۔ افعال میں ۔ روح القدس کے چمکتے ہوئے انوار نظر آتے ہیں ۔ تو پھر اگر ایک آدھ بات میں بشریت کی بھی بو آوے ۔ تو اس سے کیا نقصان ۔ بلکہ ضرور تھا ۔ کہ بشریت کے تحقق کے لئے کبھی کبھی ایسا بھی ہوتا تا لوگ شرک کی بلا میں مبتلا نہ ہو جائیں “

رسول کریم کی شان کا اظہار بلحاظ آپکی نبوۃ کے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کے متعلق حدیثوں میں پایا جاتا ہے ۔ کہ آپ نے فرمایا ۔ میں اس وقت نبی تھا ۔ جبکہ آدم ابھی آب و گل میں وجود پذیر ہو رہا تھا چنانچہ بعض الفاظ حدیث یہ ہیں ۔ کنت نبیا وآدم بین الروح والجسد اس حدیث کی رُو سے سب اہل اسلام اجمالی طور پر یہی مانتے ہیں ۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آدم سے بھی پہلے سے نبی قرار پائے ہیں ۔ لیکن کسی نے آپ کی نبوت کی اس شان کی حقیقت نہیں بتلائی ۔ کہ کس طرح آپ آدم سے پہلے نبی قرار پائے ۔ صرف سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام ہی ہیں ۔ جنہوں نے اس راز سربستہ کی حقیقت کا انکشاف فرمایا ۔ چنانچہ آپ نے اپنی کتاب اعجاز المسیح کے صفحہ ۱۱۴ و ۱۱۵ پر فرمایا :” اللہ تعالےٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں ما ارسلنٰک الا رحمۃ للعالمین اور بالمؤمنین رؤف رحیم فرمایا ۔ اور فرمایا رحمۃ للعالمین کی صفت رحمانیت کے معنوں میں ہے ۔ اور صفت رحیمیت ایک ہی عالم کے ساتھ تعلق رکھتی ہے ۔ جو مومنوں کا عالم ہے ۔ اور رحمۃ للعالمین میں سب مخلوق اور نوع انسان اور حیوان اور سب کافر اور مومن

52
Digitized by Khilafat Library Rabwah

پائے جاتے ہیں۔ پس آیت مَا اَرْسَلْنَاكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ اور آیت بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ میں خدا تعالےٰ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو رحمان اور رحیم قرار دیا ہے۔ پس اگر یہ سوال ہو۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خلق عظیم کیا ہے۔ تو ہم اس کے جواب میں ان دونوں آیات کے رو سے یہی کہینگے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم رحمان بھی اور رحیم ہیں۔ اور خدا بھی رحمان اور رحیم ہے۔ پس خدا تعالیٰ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنی دونوں نورانی صفات عطا فرمائیں اور اس وقت عطا فرمائیں۔ ابوالبشر آدم ابھی آب و گل کی حالت میں تھا۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اس وقت شان نبوت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی صفت رحمانیت اور رحیمیت میں باستعداد ظلیت کاملہ موجود پائے جاتے تھے۔ اور اللہ تعالیٰ نور تھا۔ پس اس نے چاہا۔ کہ ایک نور پیدا کرے۔ پس اس نے محمد مصطفےٰ کو پیدا کیا۔ اور آپ کو اپنی دونوں صفات رحمانیت اور رحیمیت میں شریک قرار دیا۔ اور یہ دونوں صفات قرآن کریم کی تعلیم میں درخشاں ہیں۔ اعجاز المسیح کی عربی عبارت کا ترجمہ بطور خلاصہ اور ماحصل کے عرض کیا گیا ہے۔ جس میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان اور کُنْتُ نَبِيًّا وَّ اٰدَمُ بَيْنَ الْمَاءِ وَالطِّيْنِ کے الفاظ کی حقیقت ایسے عجیب طور پر بیان فرمائی ہے۔ کہ جو اپنی حیثیت میں بالکل نئی اور نرالی ہے

آنحضرت کی شان بلحاظ خاتم النبیین ہونیکے

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خاتم ہونے پر تو آج تک کے سب مسلمانوں کا ایمان ہے۔ اور اجمالی معنوں کے لحاظ سے ہر ایک مسلمان کہلانے والا آپ کو خاتم النبیین مانتا ہے۔ لیکن خاتم النبیین کا مطلب اور مفہوم جو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پیش کیا ہے۔ اس کے رو سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان بالکل نئی اور نرالی نظر آتی ہے۔ دوسرے مسلمانوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خاتم النبیین صرف دو معنوں میں سمجھا ہے ایک آخر الانبیاء کے معنوں میں بصورت خاتِم بکسرہ تا مطابق قرائت ثانیہ جس کے معنے ختم کرنے والے کے ہیں۔ اور دوسرے معنی مصدق النبیین کے بصورت خاتَم بفتح تا بمعنے مہر جس کی غرض تصدیق کی ہوتی ہے۔ لیکن دونوں معنوں کے لحاظ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خاتم النبیین ماننا ان کے نزدیک آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد نبوت کی نفی میں ہے۔ یعنی ان معنوں میں کہ چونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم خاتم النبیین ہیں۔ اس لئے آپ کے بعد کوئی نبی نہیں آسکتا۔ کیونکہ آپ کے خاتم النبیین ہونے سے آپ کے بعد نبوت کا دروازہ بالکل مسدود کر دیا گیا ہے۔ لیکن سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام خاتم بکسرہ تا کے لحاظ سے خاتم النبیین کے معنوں میں کتاب مواہب الرحمان کے صفحہ ۷۰ پر فرماتے ہیں۔ وَنَعْنِيْ بِخَتْمِ النُّبُوَّةِ خَتْمَ كَمَالَاتِهَا عَلٰى نَبِيِّنَا الَّذِيْ هُوَ اَفْضَلُ رُسُلِ اللّٰهِ وَاَنْبِيَائِهٖ۔ یعنے ختم نبوت کے معنے یہ ہیں کہ ہمارے نبی کریم پر نبوت کے وہ سب کمالات جو فرداً فرداً پہلے انبیاء میں پائے جاتے تھے۔ وہ سب آپ پر ختم ہو گئے۔ وکما قال ؎

ختم شد بر نفس پاکش ہر کمال
لاجرم شد ختم ہر پیغمبرے

والله در القائل ؎

حسن یوسف دم عیسیٰ ید بیضاء داری
آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

پھر استفتا کے صفحہ ۱۶ پر فرماتے ہیں۔ وَلَا مَعْنٰى لِخَتْمِ النُّبُوَّةِ عَلٰى فَرْدٍ مِّنْ غَيْرِ اَنْ تُخْتَتَمَ كَمَالَاتُ النُّبُوَّةِ عَلٰى ذٰلِكَ الْفَرْدِ وَمِنَ الْكَمَالَاتِ الْعُظْمٰى كَمَالُ النَّبِيِّ فِي الْاِفَاضَةِ وَهُوَ لَا يَثْبُتُ مِنْ غَيْرِ نَمُوْذَجٍ يُّوْجَدُ فِي الْاُمَّةِ۔ یعنی ختم نبوت کے یہ معنی نہیں۔ کہ نبوت ایک فرد پر ختم ہو گئی۔ بلکہ اس کے یہ معنے ہیں۔ کہ نبوت کے تمام کمالات اس فرد پر ختم ہو گئے۔ اور کمالات عظمےٰ سے نبی کا کمال افاضہ کی شان سے ظاہر ہوتا ہے۔ اور وہ تب تک ثابت نہیں ہوتا۔ جب تک امت میں اسکے افاضہ کاملہ کا نمونہ ثابت نہ ہو۔

پھر خاتَم بفتح تا جس کے معنے مہر کے ہیں۔ اس کے لحاظ سے خاتم النبیین کے معنے نبیوں کی مُہر کے متعلق۔ آپ حقیقۃ الوحی کے صفحہ ۹۷ پر فرماتے ہیں۔ "اللہ جل شانہ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو صاحب خاتم بنایا۔ یعنی آپ کو افاضہ کمال کے لئے مہر دی۔ جو کسی اور نبی کو ہرگز نہیں دی گئی۔ اسی وجہ سے آپ کا نام خاتم النبیین ٹھہرا۔ یعنی آپکی پیروی کمالات نبوت بخشتی ہے۔ اور آپ کی توجہ روحانی نبی تراش ہے"۔

ایسا ہی حقیقۃ الوحی کے صفحہ ۲۸ حاشیہ پر تحریر فرماتے ہیں "در کیا باعتبار زمان اور کیا باعتبار مکان اس کے اندر کامل ہمدردی موجود تھی۔ اس لئے قدرت کی تجلیات کا پورا اور کامل حصہ اس کو ملا۔ اور وہ خاتم الانبیاء بنے۔ مگر ان معنوں سے نہیں۔ کہ آئندہ اس سے کوئی روحانی فیض نہیں ملے گا۔ بلکہ ان معنوں سے کہ وہ صاحب خاتم ہے۔ بجز اس کی مہر کے کوئی فیض کسی کو نہیں پہنچ سکتا۔ اور اس کی امت کے لئے قیامت تک مکالمہ اور مخاطبہ الٰہیہ کا دروازہ کبھی بند نہ ہوگا۔ اور بجز اس کے کوئی نبی صاحب خاتم نہیں۔ ایک وہی ہے جسکی مہر سے ایسی نبوت بھی مل سکتی ہے۔ جس کے لئے امتی ہونا لازمی ہے"۔

اب ظاہر ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وہ شان جو خاتم النبیین کے لحاظ سے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پیش کی۔ اور جس سے بلحاظ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صاحب افاضہ ہونے اور جامع کمالات انبیاء ہونے کے آپ کی عجیب شان ظاہر ہوتی ہے۔ اس کی نظیر کہیں نہیں پائی جاتی۔ فالحمد للہ علےٰ ذالک والحمد للہ رب العالمین ؛

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیش کردہ شان ختم نبوت کے بالمقابل دوسرے مسلمانوں نے جو معنے ختم نبوت کے سمجھے وہ ایک معمولی حیثیت سے بھی کم پائے جاتے ہیں۔ مثلاً آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خاتم النبیین ان معنوں میں سمجھنا۔ کہ آپ نے سب نبیوں کو ختم کر دیا۔ یعنی آپ آخری نبی ہیں۔ آپ کے صرف آخری ہونے میں آپ کی کیا خوبی ظاہر ہوتی ہے۔ کیونکہ کسی چیز کا آخری ہونا ایسا وصف نہیں کہ جسے باعث فضیلت قرار دیا جاتا ہو۔ لیکن اس صورت میں بھی آپ آخری کیونکر ثابت ہو سکتے ہیں جبکہ مسلمانوں کا یہ بھی اعتقاد ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد عیسےٰ علیہ السلام جو اسرائیلی رسول ہیں۔ آنے والے ہیں ؛

پس اگر آخری ہونا باعث فضیلت امر ہے۔ تو اس صورت میں مسیح اسرائیلی خاتم الانبیاء اور آخر الانبیاء ٹھہرتے ہیں۔ نہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ اور اگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خاتم النبیین اور آخری نبی اس لئے قرار دیا جاتا ہے۔ کہ اب آپ کا فیضان قیامت تک جاری رہے گا۔ تو حضرت عیسےٰ اسرائیلی کے آنے کا اعتقاد اس بات کے منافی ہے۔ اس لئے کہ ان کا آنا اگر کسی ضرورت کو پورا کرنے کے لئے ہے۔ تو یقیناً وہ ضرورت یہی ہو سکتی ہے۔ کہ دنیا آپ پر ایمان لائے۔ اور آپ سے فیض حاصل کرے چنانچہ مسلمانوں کا یہ بھی اعتقاد ہے۔ کہ حضرت مسیح پر سب دنیا کے اہل کتاب ایمان لائینگے۔ جس سے حضرت مسیح اسرائیلی کے فیض کے لئے سب دنیا کا محتاج ہونا ثابت ہوتا ہے۔ اس طرح مسیح اسرائیلی کے افاضہ کا آغاز اس بات کو مستلزم ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فیض منقطع ہو چکا ہو۔ پھر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فیض قیامت تک کہاں جاری رہا۔ بلکہ یوں کہنا چاہیئے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فیض مسیح اسرائیلی کے ظہور تک ہے۔ نہ قیامت تک۔ اور قیامت تک فیض اسرائیلی نبی حضرت مسیح کا ہوگا۔ اب غور کیجئے۔ کہ ان معنوں کے لحاظ سے نہ ہی آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم خاتم الانبیاء بمعنے آخری نبی ثابت ہوتے ہیں۔ اور نہ ہی بلحاظ افاضہ کے آپ کا آخری نبی ہونا قیامت تک کے لئے ثابت ہوتا ہے۔

لیکن سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے معنوں کے رو سے ایک طرف آپ جامع کمالات انبیاء ثابت ہوتے ہیں۔ اور دوسری طرف مسیح کی وفات کے اعتقاد کے ساتھ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نبوت آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مہر نبوت کے افاضہ کا نتیجہ ثابت ہونے سے آپ کے فیضان کے قیامت تک جاری رہنے میں کوئی بندش اور رکاوٹ ثابت نہیں ہوتی۔ پس آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہ شان جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پیش کی وہ بالکل حق اور باوجود حقیقت کے بالکل نئی اور نرالی ثابت ہوتی ہے۔ والحمد للہ علیٰ ذالک۔ والحمد للہ رب العالمین ؛

(باقی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مولوی محمد علی صاحب امیر غیر مبایعین کی "اپیل" کا جواب

(۱)

جناب مولوی محمد علی صاحب نے ۲۵ دسمبر ۱۹۳۰ء کو ایک ٹریکٹ زیر عنوان "برادران قادیان سے اپیل" شایع کیا۔ ان چار صفحوں میں آپ نے غیر مبایعین کے امیر کی حیثیت سے چند باتیں لکھی ہیں۔ ساتھ ہی ہمارے متعلق لکھا ہے۔ "آپ کا بھی ہم پر حق ہے۔ کہ ہم آپ کی بات کو سنیں اور غور کریں" اس لئے میں چاہتا ہوں۔ کہ مولوی صاحب کی اپیل پر چند مناسب اور ضروری امور ان کے اور ان کے رفقاء کے گوش گذار کر دوں۔

کون جدا ہوا؟

سلسلہ عالیہ احمدیہ ایک نظام کے ماتحت سلک واحد میں منسلک تھا۔ اس کا مرکز حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فرمودہ کے مطابق قادیان تھا۔ اور ہے۔ کیونکہ وُہ "خدا کے رسُول کا تخت گاہ ہے" الوصیت میں حضرت اقدس نے صدر انجمن احمدیہ کا ہیڈ کوارٹر بھی ہمیشہ کے لئے اسی خطیرۂ قدس کو مقرر فرمایا۔ اب سوال یہ ہے۔ کہ مرکز کے انشقاق اور نظام جماعت میں تفرقہ اندازی کا موجب کون ہوا؟ کون ہے جس نے "خدا کے رسُول کے تخت گاہ" کو دُنیا داری کی ایک گدی سے تعبیر کیا۔ یا بالفاظ دیگر کون جدا ہوا۔ مولوی صاحب لکھتے ہیں "آج ہمیں آپ سے جُدا ہوئے قریبًا سترہ سال گزر گئے۔ یہ کافی لمبا عرصہ ہے" مولوی صاحب! بے شک آپ ہم سے جدا ہوئے خدا کے پیارے کی بستی سے جُدا ہوئے۔ آہ! اس کے قائم کردہ سلسلہ سے جدا ہوئے۔ اور اس پر "کافی لمبا عرصہ" بھی گزر گیا۔ مگر ہنوز آپ اس جدائی پر مصر ہیں۔ کیا اس عرصہ میں آپ نے یہ دیکھ نہیں لیا۔ کہ غیر احمدی احمدیت کے نام کی موجودگی میں آپ کا ساتھ دینے کے لئے تیار نہیں۔ کاش آپ اب ہی اس جدائی کو خیر باد کہیں! اور اس بستی سے وابستگی پیدا کریں۔ جس کو مسیحؑ زمان مہبط انوار قرار دے چکے ہیں۔

جماعت قادیان اور فریق لاہور کی تعداد

مولوی صاحب نے اس اپیل میں اس بات پر بہت زور دیا ہے۔ کہ ہم تھوڑے تھے۔ بے سروسامان تھے۔ پھر بڑھ گئے یہ آسمانی نصرت ہے۔ ایک جگہ لکھتے ہیں:۔

"آپ کو علم ہے۔ کہ ہم آپ سے جُدا ہوئے تھے۔ تو اس وقت ہم کتنے آدمی تھے"

گویا بہت تھوڑے تھے۔ اور جماعت قادیان کی تعداد بہت زیادہ تھی۔ اب سوال یہ ہے۔ اس سترہ سالہ سال کے عرصہ کی جدوجہد۔ قادیان کے استخفاف۔ جماعت قادیان اور اس کے محترم امام کے خلاف منصوبہ بازیوں۔ غیر احمدیوں کی ہاں میں ہاں ملانے اور مخالفین جماعت کو غلط طور پر اشتعال دلانے کے باوجود دونوں فریق کی تعداد میں کیا نسبت ہے؟ "اس کافی لمبے عرصہ" نے آپ کے تخریب قادیان کے عزائم کو کہاں تک بار آور کیا؟ اس کے جواب میں مولوی صاحب موصوف کے اپنے الفاظ یہ ہیں:۔

"مجھے اب بھی اقرار ہے۔ کہ ہماری تعداد قادیان کی جماعت کے بالمقابل بہت قلیل ہے" (پیغام صلح ۱۱ دسمبر ۱۹۳۰ء) گویا آپ اور آپ کے ساتھیوں نے جب قادیان سے خروج اختیار کیا۔ تب بھی تھوڑے تھے۔ اور اب بھی بقول خود "بہت قلیل" ہیں۔

یہ ایک حقیقت ہے۔ اور کوئی مذہبی انسان اس کا انکار نہیں کر سکتا۔ کہ کسی مصلح اور مامور کی جماعت کا کثیر بلکہ اکثر حصہ اس کی وفات سے چھ سال بعد گمراہ نہیں ہو سکتا۔ ورنہ اس مصلح کے جو ایک پاکیزہ جماعت قائم کرنے آیا تھا۔ ناکام رہنے میں کیا شبہ ہے۔ امید ہے۔ مولوی صاحب اور ان کے ساتھی اس بات پر توجہ مبذول فرمائینگے۔

میں اوپر ذکر کر آیا ہوں۔ کہ مولوی صاحب نے جدائی کے شروع سے آج تک اپنی تعداد کو ہمارے بالمقابل بہت قلیل تسلیم کیا ہے۔ میں یقینًا جانتا ہوں۔ کہ غیر مبایعین کی تعداد آج فی الواقع بہت قلیل ہے۔ ورنہ کوئی وجہ نہ تھی۔ کہ جب مولوی صاحب ساٹھ ستر ہزار روپیہ چندہ پر فخر کر رہے ہیں۔ وُہ اپنی زیادتیٔ تعداد کا ذکر نہ کرتے۔ بلکہ بہت قلیل مانتے۔ لیکن میں مولوی صاحب اور ان کے ساتھیوں سے بادب عرض کرنا چاہتا ہوں۔ یہ کمیٔ تعداد اور جماعت قادیان کے مقابلہ پر "بہت قلیل" کا اقرار آپ کو اب ہوا ہے اوائل میں آپ کا یہ بیان نہ تھا۔ باور نہ ہو۔ تو جناب مولوی محمد علی صاحب۔ مولوی صدر الدین صاحب۔ سید محمد حسین شاہ صاحب۔ شیخ رحمت اللہ صاحب مرحوم۔ مرزا یعقوب بیگ صاحب۔ اور خانصاحب مولوی غلام حسن صاحب اراکین سنۃ کا "ضروری اعلان" ملاحظہ فرمائیں۔ جس میں مرقوم ہے:۔

"کیا یہ تعجب کی بات نہیں۔ کہ مسیح موعود کی جگہ آج خلیفہ ثانی کا نام تجویز کیا جاتا ہے۔ خلیفہ اول کہاں گیا۔ اور کیوں وہ بات جو خلیفہ اول کے لئے جائز نہ تھی۔ حالانکہ ساری قوم ان کے ہاتھ پر بیعت کر چکی تھی۔ آج ایک ایسے خلیفہ کے لئے جائز ہو گئی۔ جس کو ابھی بمشکل قوم کے بیسویں حصہ نے خلیفہ تسلیم کیا ہے"

(اخبار پیغام صلح ۵ مئی ۱۹۱۴ء)

گویا خلافت ثانیہ کے ڈیڑھ ماہ بعد جبکہ لاہور میں ڈیڑھ اینٹ کی مسجد بن چکی تھی۔ اور مولوی محمد علی صاحب اور ان کے ساتھی جماعت کا جائزہ لے چکے تھے۔ جماعت قادیان کی تعداد بقول امیر غیر مُبایعین بمشکل پانچ فیصدی تھی۔ اور پچانوے فیصدی لوگ لاہوری فریق کے ساتھ تھے۔ اگر یہ اعلان جھوٹ نہیں۔ کذب بیانی نہیں۔ مغالطہ دہی نہیں۔ بلکہ حقیقت ہے۔ تو پھر مولوی محمد علی صاحب کا حال کی اپیل میں یہ لکھنا کیونکر درست ہو سکتا ہے۔ کہ ہم جب قادیان سے خارج ہوئے۔ تو ہماری تعداد نہایت قلیل تھی۔ اور ہم چند آدمی تھے۔

اے جُدا ہونے والے بھائیو! خدارا غور کرو۔ ۱۹۱۴ء میں خلافت محمود کے وابستگان کو تم بمشکل ۱/۲ ۲ بتاتے تھے۔ مگر آج تمہارا امیر بھی یہ اعلان کرنے پر مجبور ہے۔ کہ جماعت قادیان کی تعداد کے بالمقابل ہماری تعداد بہت قلیل ہے۔ کیا اس "کافی لمبے عرصہ" نے تم کو گھٹایا یا بڑھایا؟ کیا اب بھی تم کو اس آسمانی نصرت کا انکار ہے۔ جو خدا کے بندے حضرت محمود ایدہ اللہ بنصرہ کے شامل حال ہے۔ تم بڑے تھے۔ اپنی خدمات پر نازاں تھے۔ اپنی قابلیت پر فخر رکھتے تھے۔ اور خدا کے اس بندے پر تم نے ظلم کئے۔ اس کی تحقیر کی۔ اس کو کم علم کہا۔ کم عمر بتایا۔ نالایق کہا۔ اس پر خدا کی غیرت بھڑکی اور اس نے تم کو دکھا دیا۔ کہ بڑائی وہی ہے۔ جو خدا کے حضور سے ملتی ہے۔ قابلیت وہی ہے۔ جو خداداد ہو۔ خدمت وہی ہے جو قبولیت الٰہی کو جذب کر سکے۔ اس نے تم کو کم کر دیا۔ اور اپنے خلیفہ برحق کے سامنے۔ اپنے مسیح موعود کی جماعت کو لا جھکایا۔ اور اس طرح سے حضرت اقدس کی یہ پیشگوئی پوری ہو گئی:۔

"کئی چھوٹے ہیں۔ جو بڑے کئے جائینگے۔ اور کئی بڑے ہیں۔ جو چھوٹے کئے جائینگے۔ پس مقام خوف ہے" (براہین احمدیہ حصہ پنجم ص)

غیر مبایعین کی بے سروسامانی

مولوی صاحب نے بے سروسامانی کی ذیل میں "پیغام صلح" اردو میں "نہ دفتر۔ نہ جائداد۔ نہ کوئی کتاب یا ٹریکٹ" وغیرہ کی تفصیل بتائی ہے۔ حالانکہ دفتر کے لئے صرف ایک مکان کی ضرورت ہوتی ہے۔ اور احمدیہ بلڈنگس لاہور کے مکانات تو انہی لوگوں کے قبضہ میں تھے۔ جو آپ کے ساتھ تھے۔ اور آپ کے خیال میں جماعت کا امیر طبقہ بھی آپکے ساتھ تھا۔ بلکہ عام جماعت بھی مندرجہ بالا اعلان کے مطابق ۹۵ فیصدی آپکے ساتھ تھی۔ پھر اس کو بے سروسامانی کہنا کہاں تک درست ہے! ہاں آپ نے کہا۔ کہ ہمارے پاس کوئی کتاب یا ٹریکٹ نہ تھا۔ مگر میں جاننا چاہتا ہوں۔ کیا ٹریکٹوں میں سے اظہار حق نام کا ٹریکٹ بھی نہ تھا۔ اور پھر کتابوں میں سے قرآن کا وہ انگریزی ترجمہ بھی آپ ساتھ نہ لیگئے تھے۔ جس پر صدر انجمن احمدیہ قادیان کا ہزارہا روپیہ آپ کی تنخواہوں وغیرہ پر خرچ ہوا۔ اور جو آج تک اہل پیغام کا سرمایہ اساسی بن رہا ہے۔ مولانا! جب یہ واقعات

53
Digitized by Khilafat Library Rabwah

تردید ہیں۔ تو آپ کی بےسرو سامانی اور پھر نصرت کا دعویٰ کہاں تک وزندار ہے؟ میں اپنے دوستوں کو ذاتیات کے خار دار جنگل میں لیجانا نہیں چاہتا۔ اگرچہ وہ بات بات پر حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تبصرہ اور حضور کے فداکاران دین خدام پر ذاتی حملے کرتے ہیں۔ لیکن اس اپیل کے جواب میں میں نے اشارتاً یہ بتا دیا ہے۔ کہ مولوی صاحب اور ان کے پچانوے فیصدی ساتھیوں کی بےسروسامانی کیا تھی۔

اس جگہ اس امر کا ذکر بھی ازبس ضروری ہے۔ کہ جب یہ اصحاب قادیان کی بجائے لاہور آ گئے۔ تو جماعت قادیان اور اس کے خزانہ و جائداد کو کس حالت میں چھوڑ آئے تھے۔ تاکہ پوری طرح موازنہ ہو سکے۔ پیغام صلح نے اسی زمانہ میں لکھا تھا۔

"انجمن کا خزانہ مقروض ہو رہا ہے۔ اکثر حصہ ملازمین کی ایک ماہ کی تنخواہیں روپے کی قلت کی وجہ سے تیسرے ماہ میں جا کر ادا ہوتی ہیں ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ دوسرے لوگ جنہوں نے انجمن سے روپیہ لینا ہے۔ ان کو بھی بوجہ تنگی تنخواہیں اور روپیہ نہ دیا جا سکتا ہو۔ انجمن کے صیغے مقروض ہوں۔ اور خزانہ خالی ہو۔"

(۲۴ مئی ۱۹۱۴ء)

اس حالت اضطراری میں کہ "بڑے بڑے کارکن" علیحدہ ہو گئے۔ انجمن کے صیغے مقروض ہیں۔ خزانہ خالی ہے۔ ترجمہ انگریزی جو انجمن کا قیمتی سرمایہ ہے۔ وہ بھی ساتھ لیجاتے ہیں۔ قادیان کی جماعت کا جو بقول مولوی محمد علی صاحب محض پانچ فیصدی تھی۔ اس گرانبار بوجھ کو اٹھا لینا۔ ان کے اٹھائے ہوئے قرضہ جات کو ادا کرنا۔ درجنوں مشن قائم کر لینا۔ ایک بہت بڑا اعجاز ہے۔ کاش غیر مبایعین آنکھ کھولیں۔

بےشک انجمن کے پاس چند جائدادیں تھیں لیکن وہ بھی غیر مبایعین کی نظر میں خار کی طرح کھٹک رہی تھیں جس پر سید محمد حسین شاہ صاحب کا حسب ذیل اعلان بین گواہ ہے۔ لکھا ہے:۔

"ہم عام پبلک کو اطلاع دیتے ہیں۔ کہ اگر وہ کوئی بیع یا سودا کسی ایسی جائداد کا جو کہ صدر انجمن کی ہے۔ اس تاریخ کے بعد کرینگے۔ تو وہ ناجائز متصور ہوگا۔ اور ہر ایک سلسلہ احمدیہ کے ممبر کو حق ہوگا۔ کہ اس کو بغیر ادائیگی کسی زر کے بیع واپس لے سکے۔ ان لوگوں کو بھی جن کے رشتہ داروں اور قریبیوں نے اپنی جائدادیں صرف اشاعت اسلام کے لئے اس انجمن کے سپرد وصیت کے طور پر کی ہوئی ہیں۔ مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ وہ ان جائدادوں کی خود حفاظت کریں۔" (پیغام صلح ۲۸ مئی ۱۹۱۴ء)

گویا غیر مبایعین نے جماعت کو بےبس بنانے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگایا۔ مجھے یہ بتانے کی ضرورت نہیں کیونکہ سارے واقعات سب کے سامنے ہیں۔ الغرض غیر مبایعین کی "بےسروسامانی" کا یہ نقشہ ہے۔ جس کو بار بار پیش کیا جاتا ہے۔

حضرت مسیح موعودؑ کو چھوڑنے کی "بدگمانی"

مولوی صاحب تحریر فرماتے ہیں:۔

"ہمارے متعلق ابتداء میں شاید آپ کو یہ بدگمانی رہی۔ کہ ہم نے حضرت مسیح موعودؑ کو چھوڑ دیا ہے۔"

جناب والا! یہ بدگمانی نہ تھی۔ بلکہ واقعہ اور حقیقت ہے۔ بھلا آج تو فرمایئے۔ جس زور کے ساتھ آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کی حیات میں اعلان کیا تھا۔ اب بھی کرنے کے لئے تیار ہیں۔ آپ لوگوں نے لکھا تھا۔

"ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خادمین الاولین میں سے ہیں۔ ہمارے ہاتھوں میں حضرت اقدس ہم سے رخصت ہوئے ہمارا ایمان ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود و مہدی موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اللہ تعالیٰ کے سچے رسول تھے۔ اور اس زمانہ کی ہدایت کے لئے دنیا میں نازل ہوئے۔ اور آج آپ کی متابعت میں ہی دنیا کی نجات ہے۔ اور ہم اس امر کا اظہار ہر میدان میں کرتے ہیں۔ اور کسی کی خاطر ان عقائد کو بفضلہ تعالیٰ نہیں چھوڑ سکتے۔"

(پیغام صلح ۷ ستمبر ۱۹۱۳ء)

ہاں پھر آپ جس رنگ میں حضرت اقدس کی نبوت و رسالت کو زمانہ ادارت ریویو میں ذکر کرتے رہے ہیں۔ وہ بھی آپکو یاد ہوگا۔ کیا آپ آج بھی اسی مقام پر ہیں۔ یا نہیں؟ کیا آپ لوگوں نے یہ تشریح نہ کیا تھا۔ کہ

"ہم حضرت مسیح موعود و مہدی معہود کو اس زمانہ کا نبی رسول اور نجات دہندہ مانتے ہیں۔" (پیغام صلح ۱۶ اکتوبر ۱۳ء)

کیا آج بھی آپ اور آپ کے ساتھی اسی عقیدہ پر قائم ہیں؟ نہیں اور ہرگز نہیں۔ پھر آپ ہی فرمایئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو چھوڑنے میں کیا شک ہو سکتا ہے۔ ہاں جس رنگ میں آپ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مانتے ہیں۔ وہ بھی آپ سے مخفی نہیں۔ یاد آیا۔ آپ نے خود ایک مرتبہ فرمایا تھا:۔

"جب میرے جیسے گنہگار نے حضرت مرزا صاحب سے اختلاف کیا۔ تو میں کیسے اختلاف رائے کا مخالف ہو سکتا ہوں۔"

(پیغام صلح ۳۰ اپریل ۱۹۳۰ء)

پس یہ بدگمانی نہیں۔ بلکہ واقعیت ہے۔ کہ آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو چھوڑ دیا۔ اب صرف آپ کا نام لے رہے ہیں۔ ورنہ حکم عدل کی بیعت اور اس سے اختلاف؟ ع ضدان مفترقان ای تفرق

حضرت مسیح موعودؑ کے علوم کی وراثت

آپ نے ایک جگہ لکھا ہے۔ "وہ علوم جو ہم کو حضرت مسیح موعودؑ سے ورثہ میں ملے تھے۔ انہیں ہم نے دنیا کے دور دور کے کناروں تک پہنچایا ہے۔" اگرچہ میں اس امر سے ناواقف ہوں۔ کہ آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے علوم کی اشاعت کا کب موقعہ ملا۔ لیکن میں بفرض تسلیم عرض کرتا ہوں۔ کہ کیا جماعت احمدیہ قادیان اس باب میں آپ سے بدرجہا آگے نہیں؟ پھر یہ آپ کی خصوصیت کیسے ہوئی۔ دور دور کے کناروں کو جانے دیجئے۔ ولایت کے مشن کے متعلق ہی بتلا دیجئے۔ کہ آپ کا کیا رویہ ہے۔ انگلستان جو بہت حد تک احمدیت سے آشنا ہو چکا ہے۔ وہاں پر آپ کا طرز عمل آپ لوگوں کے بیان کے مطابق یہ ہے۔ کہ:۔

"ہم انگلستان میں لوگوں کو سلسلہ احمدیہ میں داخل کرنے کی کوشش سردست ٹھیک نہیں سمجھتے۔ کیونکہ اس سے وہاں تفرقہ بندی کا بازار گرم ہو جانے کا احتمال ہے۔" (پیغام صلح ۲۳ جون ۱۹۲۸ء)

اسی پر باقی ممالک کو قیاس کر سکتے ہیں۔ کیا اسی کا نام مسیح موعود کے علوم کی اشاعت ہے۔ پڑھیئے۔ لکھا ہے:۔

"بلاشبہ ہم حضرت مسیح موعودؑ کا وجود اور دعوے اپنے لٹریچر میں نہیں پیش کرتے۔" (حوالہ مذکور)

افسوس کہ جس چشمہ سے سب کچھ لیا تھا۔ اس کا نام تک لینے کی جرأت نہیں۔ اور دعویٰ یہ ہے۔ کہ اس مقدس کے علوم کی اشاعت کرتے ہیں! میں سمجھتا ہوں۔ کہ اس امر کی طرف اشارہ ہی کافی ہے۔ عندالضرورت تفصیل بھی پیش ہو سکتی ہے (باقی آئندہ)

خاکسار ابوالعطاء اللہ دتا جالندھری قادیان

ایک خطرناک ڈاکہ کی کامیاب تفتیش

دسمبر ۱۹۳۰ء کی ۲۳ تاریخ موضع مسانیاں متصل قادیان کے ایک گھر میں جس میں صرف ایک عورت تھی۔ خطرناک ڈاکہ پڑا۔ ڈاکو جو مسلح تھے۔ نہ صرف بہت سا قیمتی مال لے گئے۔ بلکہ بڑی بےرحمی کے ساتھ عورت کو بھی قتل کر گئے۔ اس واقعہ سے علاقہ میں بڑی دہشت اور خوف پیدا ہو گیا۔ محکمہ پولیس نے ۲۷ دسمبر اس کے متعلق تفتیش اور ڈاکوؤں کی گرفتاری کا کام شیخ صالح محمد صاحب انسپکٹر پولیس متعینہ قادیان کے سپرد کیا۔ جنہوں نے نہ صرف فوراً سراغ لگا لیا۔ بلکہ ڈاکوؤں کو جو ضلع گورداسپور امرتسر۔ لاہور۔ اور لائلپور کے تھے۔ سوائے ایک کے گرفتار کر لیا۔ اور بہت کچھ مال بھی برآمد کرا لیا۔ شیخ صاحب موصوف کی قابلیت اور مستعدی قابل تعریف ہے۔ جو علاقہ کے لئے بہت مفید ثابت ہو رہی ہے۔ محکمہ پولیس کو ایسے قابل افسروں کی خصوصیت کے ساتھ حوصلہ افزائی کرنی چاہئے۔ تاکہ وہ پبلک کی جان و مال کی حفاظت کے لئے اپنے آپ کو خطرات میں ڈالکر کامیابی حاصل کر سکیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مجلس مشاورت میں سوالات اور تجاویز کے متعلق فیصلہ

مجلس مشاورت ۱۹۳۰ء کے موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے سوالات اور تجاویز کے متعلق جو فیصلے فرمائے۔ اگرچہ وہ دوسرے فیصلہ جات کے ساتھ پہلے شائع کئے جا چکے ہیں لیکن احباب کی آگاہی کے لئے اب اخبار میں شائع کئے جاتے ہیں :

حضور نے فرمایا۔ "میں سوالات کے طریق کو آئندہ کیلئے بند کرتا ہوں۔ اگر کسی کو سلسلہ کے کاروبار میں کوئی نقص نظر آئے۔ تو اس کا فرض ہے کہ وہ اس طرح لکھے۔ کہ مجھے فلاں نقص نظر آتا ہے۔ اس کی اس طرح اصلاح کی جائے۔ پس آئندہ بجائے سوال کے رنگ میں کوئی بات پیش کرنے کے تجویز کے طور پر پیش کی جایا کرے۔ اور وہ بھی شوریٰ کے ایام میں نہیں بلکہ دوران سال میں جب بھی کوئی بات معلوم ہو۔ اسے پیش کر دینا چاہئے۔ اس قسم کی تجاویز اس کمیشن کے پاس بھیجدی جایا کریں گی۔ جو ہر سال یا دوسرے سال سلسلہ کے کاروبار کی پڑتال کے لئے مقرر کیا جائے گا۔ پھر جن تجاویز کو کمیشن منظور کریگا اس کے متعلق میں فیصلہ کر دیا کروں گا۔ اور جنہیں کمیشن رد کر دے گا اور میرے نزدیک بھی مفید نہ ہوں گی۔ انہیں میں رد کر دوں گا۔ اور اگر میرے نزدیک مفید ہوئیں۔ تو میں منظور کر لوں گا"

تجاویز کے متعلق حضور نے فرمایا "آئندہ مجلس شوریٰ میں تجویز پیش کرنے کی کسی کو اجازت نہ ہو گی ہاں میرے پاس ہر احمدی بھیج سکتا ہے۔ اور میں ایسے دوستوں کا ممنون ہوں گا۔ اور ان کی بھیجی ہوئی تجاویز سے فائدہ اٹھاؤں گا میں اگر ضروری بات سمجھوں گا۔ تو مشورہ کے لئے مجلس شوریٰ میں پیش کر دوں گا پھر ضروری نہیں کہ مجلس شوریٰ کے موقعہ پر ہی تجاویز بھیجی جائیں۔ سارے سال میں جس وقت کوئی چاہے۔ میرے پاس تجاویز بھیج سکتا ہے"

یہ دونوں فیصلے احباب کو پیش نظر رکھنے چاہئیں۔ اور مجلس مشاورت کے موقعہ کے لئے پہلے کی طرح سوالات یا تجاویز نہیں بھیجنی چاہئیں۔ البتہ حضرت اقدس کی خدمت میں جب چاہیں۔ بھیج سکتے ہیں :

خاکسار یوسف علی پرائیویٹ سکرٹری قادیان

نظارت تعلیم و تربیت کا ضروری اعلان

سکرٹری صاحبان تعلیم و تربیت و پریذیڈنٹ و امراء صاحبان جماعت ہائے احمدیہ کی خدمت میں گزارش ہے کہ اس دفعہ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر آپ لوگ حضرت خلیفۃ المسیح کی زبان مبارک سے یہ ارشاد سن چکے ہیں۔ کہ حضور ایدہ اللہ بنصرہ نے جس طرح گذشتہ سال مستورات کے لئے ایک تبلیغی پروگرام تجویز فرمایا تھا۔ یعنی شہادت القرآن و کشتی نوح کی تعلیم۔ اسی طرح سال رواں کے لئے مردوں کے واسطے بھی ایک پروگرام تجویز فرمایا ہے۔ یعنی یہ کہ کتاب کشتی نوح کو ہر ایک مرد ضرور پڑھے۔ یا سن لے۔

امید ہے۔ کہ اکثر احباب نے اپنی اپنی مقامی جماعتوں میں پروگرام مذکور کی تکمیل کے واسطے مناسب انتظام و نگرانی کی کوشش کی ہو گی۔ جس مقام کے احباب نے ابھی تک عملاً کوئی کارروائی نہیں کی۔ اس اعلان کے ذریعہ ان تمام جماعتوں کے سکرٹری و پریذیڈنٹ و امراء صاحبان کو توجہ دلائی جاتی ہے۔ کہ حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ارشاد مبارک کے مطابق اس پروگرام کی تکمیل کے لئے ہر ایک خواندہ و ناخواندہ مرد و نوجوان لڑکوں کے واسطے مناسب انتظام کر کے عملدرآمد بہت جلد شروع کر دیا جائے اور اس امر کا خاص طور پر خیال رکھا جائے کہ اس انتظام سے کوئی فرد باہر نہ رہ جائے علاوہ ازیں تمام جماعت کے سکرٹری صاحبان سے تاکید ہے کہ اپنے اپنے ہاں کے تجویز کردہ انتظام و نگرانی کی کیفیت کے متعلق ایک مفصل رپورٹ دفتر نظارت ھذا میں جلد ارسال کی جائے :

ناظر تعلیم و تربیت قادیان

دفتر محاسب کا ضروری اعلان

یہ بات بارہا ظاہر کی گئی ہے۔ کہ منی آرڈر کے کوپن پر یا بیمہ کے ساتھ تفصیل روپیہ کا ہونا ضروری ہے۔ تاکہ روپیہ وصول ہوتے ہی داخل خزانہ کر کے رسید ارسال کی جا سکے۔ لیکن بعض احباب باوجود بار بار کے اعلان کے کوپن پر یا بیمہ میں تفصیل نہیں دیتے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ ایسا روپیہ داخل خزانہ نہیں ہو سکتا۔ اور نہ ہی سلسلہ کے کسی باقاعدہ مصرف میں آ سکتا ہے۔ دفتر محاسب اس قسم کے روپیہ کی نسبت فرستندہ رقم سے تفصیل دریافت کرتا ہے۔ لیکن بعض احباب ایسے بھی ہیں۔ جو دفتر محاسب کے ایسے خطوط کے جواب بھی نہیں دیتے۔ پس آئندہ کے لئے یہ اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ اول تو دوست کوپن پر ہی تفصیل لکھا کریں۔ اگر بیمہ کے ذریعہ روپیہ ارسال کیا جائے۔ تو بیمہ میں تفصیل کا پرچہ رکھدیا جائے۔ اور اگر تفصیل کوپن یا بیمہ میں دینی بھول جائے۔ تو بذریعہ خط تفصیل دفتر محاسب کو ارسال کی جائے۔ ورنہ دفتر محاسب کے دریافت کرنے پر تفصیل روانہ کی جائے۔ اگر دفتر کے دریافت کرنے پر بھی دو ہفتہ کے اندر تفصیل موصول نہ ہو گی۔ تو دفتر ایسی رقم کو چندہ عام میں جمع کر دیا کرے گا۔ ایسی صورت میں اگر رقم معطی کی منشا کے خلاف جمع ہو جائے گی۔ تو اس کی ذمہ واری دفتر محاسب پر نہ ہو گی۔ اور نہ ہی پھر درستی ہو سکے گی۔ لہذا تمام احباب نوٹ کر لیں کہ روپیہ ارسال کرتے وقت کوپن پر یا بیمہ میں ضرور تفصیل لکھا کریں۔ اور یاد رہے کہ دیگر امور جو دفتر بیت المال سے تعلق رکھتے ہوں۔ وہ نہ لکھے جائیں۔ اگرچہ دفتر محاسب کی طرف سے عام اجازت ہے کہ دفتر بیت المال کوپن وغیرہ پڑھ لیا کرے۔ تاکہ کوپنوں میں جو کچھ دفتر بیت المال کے متعلق لکھا ہو۔ اس کی تعمیل کر سکے۔ لیکن پھر بھی مناسب یہی ہے۔ کہ دریافت طلب امور کے لئے براہ راست دفتر بیت المال کو لکھا جائے۔ اور بصورت بیمہ اگر ناظر صاحب بیت المال کیلئے علیحدہ کاغذ پر کچھ لکھ کر بند کر دیا جائے۔ تو انشاء اللہ منزل پر پہونچا دیا جایا کریگا :

محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان

وصیت کی تکمیل

چوہدری محمد یار صاحب مولوی فاضل مبلغ لکھتے ہیں۔ گو میری وصیت جائداد کی سابقہ ہے۔ مگر میرا گذارہ ماہوار آمدنی پر ہے۔ لہذا میں دسمبر ۱۹۳۰ء سے اپنی ماہوار آمد کا بھی ۱/۱۰ حصہ داخل کرتا رہوں گا۔ اس وقت میری ماہوار آمد ۸۵ روپیہ ہے۔ اللہ تعالیٰ چوہدری صاحب کی قربانی قبول فرمائے۔ اور دوسرے احباب کو بھی توفیق بخشے۔ کہ وہ بھی اس طرح اپنی آمد کا کم سے کم ۱/۱۰ حصہ دے کر اپنی اپنی وصیت کی تکمیل کر سکیں :

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز ۱۹۲۴ء کی ایک تقریر میں فرماتے ہیں۔

"میرے نزدیک ہر وہ جائداد جس سے کسی کا گزارہ نہیں چلتا۔ اس کی اگر وصیت کرتا ہے۔ تو وہ وصیت نہیں ہے۔ اس لئے میں نے کارکنوں کو توجہ دلائی ہے۔ کہ اس قسم کی وصیتیں فضول ہیں"

سکرٹری مجلس مقبرہ بہشتی قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ضرورت کارکن

ہفتہ وار انگریزی اخبار سن رائز قادیان کیلئے ایک کلرک کی ضرورت ہے۔ جو انگریزی میں کاروباری خط وکتابت بلا تکلف کر سکتا ہو۔ اور ٹائپ بھی جانتا ہو۔ اس کا اردو وانگریزی خط نہایت صاف اور اچھا ہو اور زود نویس ضرور ہو۔ خریداروں کا حساب کتاب رکھنے کی اہلیت رکھتا ہو۔ احمدی مبالغ نوجوان ہو۔ تنخواہ ۳۰-۲-۴۵ ہو گی ایک سال تک تقرر عارضی رہیگا درخواستیں بنام خانصاحب چوہدری نعمت خاں قائمقام ڈسٹرکٹ اینڈ سشن جج دہلی پریزیڈنٹ کمیٹی معائنہ کنندگان دفاتر صدر انجمن احمدیہ قادیان اس اشتہار کی تاریخ سے ایک ماہ کے اندر ارسال کرنی چاہئیں:۔

المشتہر: نعمت خاں پریزیڈنٹ کمیٹی معائنہ کنندگان دفاتر صدر انجمن احمدیہ قادیان

اگر آپ انگریزی میں لائق بننا چاہتے ہیں یا اپنے بچوں کو لائق بنانا چاہتے ہیں

تو آج ہی ایک کارڈ لکھ کر کتاب جدید انگلش ٹیچر منگوا لیجیے یہ کتاب انگریزی گرامر گفتگو ترجمہ اور خط وکتابت وغیرہ میں بہت جلد لائق بنا دے گی۔ اور امتحان میں کامیاب ہونے کا یقین کامل دلائے گی۔ دیکھئے جناب شیخ محمد حسین صاحب سب جج حصار کیا فرماتے ہیں:۔

میں نے جدید انگلش ٹیچر کو بچوں کے لئے نہایت ہی مفید پایا ہے براہ کرم دو اور کتابیں بھیج کر ممنون فرمائیں"

ایس گوپال سنگھ صاحب سلطان ونڈ ضلع امرت سر "میں انگریزی میں بہت کمزور تھا لیکن جدید انگلش ٹیچر کے طفیل انگریزی گرامر بہت اچھی طرح سیکھ گیا ہوں۔ اور امید کرتا ہوں کہ امتحان انٹرنیس میں ضرور پاس ہو جاؤں گا"

اگر یہ کتاب ایک لائق استاد کی طرح انگریزی نہ سکھائے تو کل قیمت واپس منگوالیں:۔ صفحہ ۳۴۴ دوسرا ایڈیشن:

قیمت ڈیڑھ روپیہ علاوہ محصول ڈاک

قمر برادرز (الف) شملہ

نوٹس

جو لوگ لوئر باری دو آب نو آبادی میں دو، تین۔ یا چار فصلوں کی عارضی کاشت کے لئے خریف ۱۹۳۱ء سے زمین لینے کے خواہش مند ہیں۔ ان کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ ٹنڈروں کی آخری تاریخ ۱۵ فروری ۱۹۳۱ء ہے۔ تفصیلات کالونی افسر منٹگمری خانیوال سے معلوم کی جا سکتی ہیں:

سٹیلمنٹ آفیسر منٹگمری

عورت کی خوبصورتی کا زیور

لمبے بال

نئی ایجاد

ZORA BEAUTY

آج مشرق ومغرب کی جو خواتین (خوبصورتی کو اپنا زیور سمجھتی ہیں) اس نئی ایجاد کیلئے بیقرار ہیں جسکے استعمال سے ان کی خوبصورتی کے زیور بالوں کو نہایت دلفریب طور پر۔ ڈو۔ ڈو فٹ دراز کر کے انکی دلی خواہش کو پورا کرتا ہے۔ نیز بالوں کو گرنے سے بچاتا ہے۔ اور جڑ سے سیاہ پیدا کرتا ہے۔ بیشک استعمال کر کے پیشتر بالوں کی لمبائی ناپ کر فرق معلوم کر لیں۔ غلط ثابت ہونے پر واپسی قیمت کی شرط۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ محصولڈاک علاوہ

ملنے کا پتہ:۔ ست اینڈ کو، سوتر منڈی لاہور

تفریح طبع اور پورا منافع

اگر خواہش ہو۔ تو ہماری سینما فلم کمپنی کا حصہ خریدیں۔ جو صرف دس روپیہ کا ہے۔ اور پانچ ماہ میں قابل ادائیگی ہے قواعد طلب کریں:۔

دی نیو الیسٹرن سینو میٹوگراف کمپنی لمیٹڈ فورٹ بمبئی

پتہ یاد رکھیئے

ڈاکٹر محمد حسن احمدی۔ ایم۔ ڈی۔ ایچ۔ ایس۔ ڈاکخانہ ہیری اکبر پور کانپور: اس لئے کہ بیماریوں کا علاج ہومیوپیتھک دواؤں سے بذریعہ خط وکتابت کیا جاتا ہے۔ دوائیں امریکہ وجرمنی کی مجربات۔ زود اثر۔ خوش ذائقہ کم قیمت اور سخت سے سخت بیماریوں میں فائدہ دینے والی ہیں۔ ہر ایک مردانہ وزنانہ ظاہر وپوشیدہ بیماری کے لئے پورا حال تحریر فرمائیے۔ بائیوکیمک اصلی جرمنی کی مہر شدہ دوائیں طلب فرمائیں خط وکتابت ہومیوپیتھک سیکھنے کیلئے بھی احباب جوابی کارڈ بھیج کر دریافت کر سکتے ہیں:۔

رشتہ کی ضرورت

ایک احمدی نوجوان راجپوت بر سر روزگار متوطن ضلع گورداسپور کے لئے رشتہ مطلوب ہے خواہشمند احباب مندرجہ ذیل پتہ پر خط وکتابت کریں:

محمود احمد قریشی احمدی سپرنٹنڈنٹ جرائم پیشہ اقوام سٹلمنٹ محمود آباد خانیوال

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

——— لاہور ۱۶ جنوری۔ نئے مقدمہ سازش لاہور کے مفروروں میں سے ایک سیتارام کو سکھر میں گرفتار کر لیا گیا ہے

——— دھلی ۱۷ جنوری۔ سر ابراہیم رحمت اللہ اسمبلی کے نئے پریزیڈنٹ منتخب ہو گئے ہیں۔ انہیں ۷۶ اور سر ہری سنگھ گوڈ کو ۳۶ ووٹ ملے۔ باقی امیدوار پہلے ہی دست بردار ہو چکے تھے؛

——— لاہور ۱۶ جنوری۔ آج مقامی روزانہ اخبار ملاپ کے پبلشر کو پنجاب گورنمنٹ کی طرف سے نوٹس موصول ہوا ہے۔ کہ پریس آرڈی نینس کے ماتحت ۵ ہزار روپیہ کی ضمانت ۲۴ گھنٹوں کے اندر اندر داخل کرے۔ شیرازی پریس سے بھی ۵ ہزار روپیہ کی ضمانت طلب کی گئی ہے۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ یکم جنوری کے پرچے میں کسی خبر کو قابل اعتراض قرار دیا گیا ہے

——— بمبئی ۱۶ جنوری۔ ٹائمز آف انڈیا کی ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ احمد نگر جیل کے احاطہ میں قریب کے ہائی سکول سے بم پھینکا گیا۔ تحقیقات ہو رہی ہے؛

——— یروشلم ۱۵ جنوری۔ مسلم سپریم کونسل مولانا محمد علی کی نعش کی تدفین کے سلئے موزون انتظامات کرنے میں مصروف ہے۔ نعش ۲۳ جنوری تک یہاں پہونچ جائیگی۔ شام اور ماورائے یردن کے امراء اور ممتاز مسلمانوں کے نام پانچ ہزار دعوت نامے اس تقریب میں شامل ہونے کے لئے بھیجے جا چکے ہیں؛

——— پٹنہ ۱۶ جنوری۔ کل شام کے وقت جھریہ میں میلہ کے سلسلہ میں سخت ہنگامہ ہوا۔ یہ میلہ زیر دفعہ ۱۴۴ ممنوع قرار دیا گیا تھا۔ سب ڈویژنل مجسٹریٹ اور پولیس پر حملہ کیا گیا۔ پولیس نے گولی چلائی جس سے چار بلوائی ہلاک اور متعدد مجروح ہوئے

——— لاہور ۱۶ جنوری کو مسلمانوں کی طرف سے ایک بحری تار وزیر اعظم برطانیہ کو بھیجا گیا۔ جس کا ترجمہ درج ذیل ہے۔ مسٹر شفیع نے پنجاب و بنگال کے متعلق جو تجویز حال ہی میں پیش کی ہے۔ وہ مسلمانوں کے فیصلہ کے بالکل خلاف ہے۔ مسلمانان ہند اس تجویز پر اظہار نفرت کرتے ہیں۔

——— لاہور ۱۶ جنوری۔ آج پنجاب کونسل کا ایک غیر معمولی اجلاس زیر صدارت آنریبل سر شہاب الدین کونسل چیمبر میں شروع ہوا۔ جس میں پنجاب یونیورسٹی کانووکیشن کے موقع پر یونیورسٹی ہال میں گورنر پنجاب پر گولی چلنے کے واقعہ کے متعلق سخت نفرت و مذمت کا اظہار کیا گیا۔ پولیس کے انتظامات غیر معمولی تھے۔

——— لاہور ۱۶ جنوری۔ کل آل انڈیا ویمنز کانفرنس میں بمبئی کی ایک خاتون مسز حامد علی نے تعدد ازدواج اور پردے کے خلاف قرارداد پیش کی۔ جس کی تائید کئی ایک عورتوں نے کی۔ بالآخر یہ قرارداد اتفاق آرا سے منظور ہوئی؛

——— لندن ۱۵ جنوری۔ لندن کے اخبارات نے بیگم فاروقی کی تصویر شایع کی ہے۔ یہ پہلی ہندوستانی خاتون ہیں۔ جو بیرسٹر کی حیثیت میں پریوی کونسل کی جوڈیشل کمیٹی کے سامنے پیش ہوئی ہیں؛

——— احمد آباد ۱۵ جنوری۔ شولاپور کے ملزموں کی پھانسی کے خلاف مظاہرہ کرنے والے ہجوم پر پولیس نے ۹ گولیاں چلائیں؛

——— بمبئی ۱۶ جنوری۔ تقریباً ۸۰ کارخانوں میں سے صرف ایک درجن کارخانے کام کر رہے ہیں۔ تقریباً ایک لاکھ مزدور بیکار ہو چکے ہیں۔ کوئی شدید حادثہ پیش نہیں آیا۔ سوائے اس بات کے کہ گاہے گاہے ٹریم گاڑیوں پر سنگباری کی جاتی ہے۔ اور ٹریم لائنوں پر پتھر رکھ دیئے جاتے ہیں۔

——— تھارادادی ۱۵ جنوری۔ برمی باغیوں نے زیبوگن کے ریلوے سٹیشن پر حملہ کر کے سٹیشن ماسٹر کو ناگہانی قتل کر دیا۔ اس شاخ پر جتنے سٹیشن ہیں۔ بند کر دیئے گئے ہیں۔ باغی ابھی تک جنگلوں میں چھپے ہوئے ہیں۔ اور چھوٹے چھوٹے دستوں میں تقسیم ہو کر تمام ضلع میں لوٹ مار کر رہے ہیں۔ یہ لوگ روپیہ اور اسلحہ لوٹ کر لے جاتے ہیں۔ پنجابی لوگ ضلع سے چلے گئے ہیں؛

——— قسطنطنیہ ۱۵ جنوری۔ سمرنا کی باغیانہ تحریک کے نتیجہ میں مینمن میں ۲۱۴ اشخاص کا کورٹ مارشل شروع ہو گیا ہے۔ جن میں شیخ۔ درویش۔ مذہبی معتقد اور ۱۶ عورتیں بھی شامل ہیں۔ اس اثنا میں سمرنا میں سختی سے مارشل لاء جاری کر دیا گیا ہے؛

——— معلوم ہوا ہے۔ کہ جمعیۃ العلماء دھلی پر بعض اشخاص نے حساب فہمی کا دعوے دائر کر دیا ہے۔ نیز درخواست کی ہے کہ مدعا علیہم کے نام ایک امتناعی حکم جاری کیا جائے۔ کہ وہ آئندہ جمعیۃ کے مقاصد کی تکمیل کے لئے کوئی کام نہ کر سکیں مقدمہ کی سماعت کے لئے ۹ فروری کی تاریخ مقرر ہوئی ہے؛

——— کان پور ۱۵ جنوری۔ ڈپٹی کلکٹر کے کیمپ پر جب وہ تحصیل میں دورہ کر رہے تھے۔ کسی نے بم پھینکا۔ کوئی شخص مجروح نہیں ہوا۔ ایک ناریل کے چھلکے میں مادہ آتشگیر بھر کر بم بنایا گیا تھا؛

——— نئی دھلی ۱۴ جنوری۔ سرکاری طور سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ ایوان والیان ریاست کا آئندہ اجلاس ۱۶ مارچ سے ۲۰ مارچ تک منعقد ہوگا؛

——— لاہور ۱۵ جنوری۔ آج گوردوارہ مانگ کے متعلق عدالت عالیہ نے ایک اہم فیصلہ کیا۔ سکھ گوردوارہ ٹربیونل نے یہ تسلیم کرتے ہوئے کہ گوردوارہ ایکٹ کے رو سے اوداسی سکھ نہیں اعلان کر دیا تھا۔ کہ یہ گوردوارہ سکھوں کا ہے۔ اس فیصلہ کے خلاف عدالت عالیہ میں مرافعہ دائر کیا گیا: ججوں نے مرافعہ منظور کر لیا ہے۔ اور فیصلہ کیا ہے۔ کہ اوداسی سکھ نہیں۔ لیکن مانگ میں جو اوداسیوں کا ڈیرہ ہے۔ وہ بھی سکھوں کا گوردوارہ نہیں غالباً اس فیصلہ سے اوداسیوں کے سینکڑوں مقدمات پر اثر پڑے گا۔ جو سکھ گوردوارہ ٹربیونل میں زیر غور ہیں؛

——— لاہور ۱۴ جنوری۔ ۱۹۳۱ء میں پنجاب یونیورسٹی کے مختلف امتحانات حسب ذیل تاریخوں پر شروع ہونگے۔ ۱۴ اپریل انٹرمیڈیٹ۔ بی او ایل۔ بی اے۔ بی ایس سی۔ ایم او ایل۔ ایم ایس سی۔ ایم اے۔ اور بی ٹی۔ ۸ مئی پراگیہ۔ وشارد۔ شاستری۔ مولوی۔ مولوی عالم اور مولوی فاضل۔ منشی۔ منشی عالم اور منشی فاضل کے امتحانات ورنیکلر زبانوں میں۔ ۲۴ اپریل قانون کا پہلا امتحان۔ اور ایل ایل بی کا امتحان۔ میڈیکل (طبی) امتحانات کی تاریخیں ابھی تک مقرر نہیں ہوئیں؛

——— لندن ۱۴ جنوری۔ سندھ سب کمیٹی کی رپورٹ مظہر ہے کہ حکومت بمبئی نے علیحدگی سندھ کے راستے میں بعض انتظامی مشکلات کا اظہار کیا ہے۔ لیکن کمیٹی کے خیال میں وہ مشکلات ایسی نہیں۔ جن کو حل نہ کیا جا سکے۔ کمیٹی سفارش کرتی ہے۔ کہ ہندوستان میں ماہرین کی ایک کمیٹی قائم کی جائے۔ جو علیحدہ شدہ سندھ کے محاصل اور مصارف اور سکھر برج کے قرضہ کی ضمانت کی پوری احتیاط سے تحقیقات کرے؛

——— نئی دھلی ۱۷ جنوری۔ لارڈ ارون نے نئی لیجسلیٹو اسمبلی کے افتتاحی اجلاس میں تقریر کی۔ اور کہا۔ اگر باہمی اعتماد اور تعاون کی سپرٹ بلا اعتمادی اور گورنمنٹ کو مفلوج کرنیکی کوشش کی جگہ لیلے۔ تو دنیا کی نازک صورت حالات کے باوجود ہم ہندوستان میں شاندار امید کا بنیاد رکھیں ملک میں ایک ایسی جماعت موجود ہے۔ جس کا مجنونانہ مدعا دہشت انگیزی کی حالت پیدا کر کے ملک میں قائم شدہ حکومت کو تہ و بالا کرنا ہے سافروں اور عوام کی زندگی کی حفاظت کے لئے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا جائیگا۔ علاوہ دیگر اثرات کے جنہوں نے بلاشک وشبہ اس قسم کے انقلاب پسندانہ طریقوں اور تشدد آمیز جرائم کی حوصلہ افزائی کی ہے۔ اخبارات کا ایک خاص طبقہ ایسا ہے۔ جس کی طرف سے جھوٹی حب الوطنی کی متواتر مدح سرائی سے ایک خاص قسم کے لوگوں کے اندر خطرناک زہر سرایت کر گیا ہے جہاں تک دہشت انگیز تحریک کا تعلق ہے۔ گورنمنٹ کے لئے یہ ممکن نہیں۔ کہ چپ چاپ کھڑی ہو کر تماشہ دیکھتی رہے۔ کانفرنس جس کا ملک معظم نے کمال مہربانی سے افتتاح کیا۔ اب اپنی کارروائی ختم کرنے لگی ہے اور ہم اس اعلان کا بڑی گہری دلچسپی سے انتظار کر رہے ہیں۔ جو اگلے......

(عبد الرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپ کر مالکان کیلئے قادیان سے شایع کیا)